از الفضل بنیاد ... ایڈیٹر ... محمود

رجسٹرڈ ایل ۱۵۱

ٹیلیفون نمبر ۳۳

خطبہ نمبر ۸

الفضل قادیان

روزنامہ

یوم پنجشنبہ

The ALFAZL QADIAN.

جلد ۳۴ | ۷ ماہ امان ۱۳۲۵ ہش | ۲ ربیع الثانی ۱۳۶۵ھ | ۷ مارچ ۱۹۴۶ء | نمبر ۵۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۶ ماہ امان۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۹½ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور کی صحت اچھی ہے الحمد للہ

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نزلہ اور ضعف کی وجہ سے مضمحل ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور سے حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے متعلق ۵ مارچ کی یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ بفضل خدا طبیعت اچھی ہے اب کچھ چل پھر بھی سکتے ہیں بھوک بھی اچھی لگتی ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا کرتے رہیں۔

آج ۲½ بجے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی درباره پنڈت لیکھرام کے متعلق زیر صدارت مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری جلسہ ہوا جس میں پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری۔ مولوی محمد یار صاحب عارف۔ گیانی واحد حسین صاحب ملک محمد عبد اللہ صاحب۔ شیخ محمد صاحب شرما اور صاحب صدر نے تقاریر کیں۔

دوسرا اجلاس ۸½ بجے شب زیر صدارت مکرم

خطبہ جمعہ

ہمیں جہادِ صغیر سے ہٹ کر جہادِ کبیر کی طرف توجہ کرنی چاہیئے

قادیان کے ارد گرد اور دوسرے مقامات میں تبلیغ احمدیت کو وسیع کیا جائے

ہر احمدی عہد کرے کہ سال میں کم از کم ایک احمدی بنائیگا

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ یکم مارچ ۱۹۴۶ء مطابق یکم ماہ امان ۱۳۲۵ ہش۔

(مرتبہ: قریشی عبد الکریم صاحب)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی دشمن کے

حملہ کے دفاع کے لئے

باہر تشریف لے جاتے۔ اور اس حملہ کے دفاع سے فارغ ہو کر واپس آتے۔ تو فرماتے ہم چھوٹے جہاد سے فارغ ہو گئے ہیں۔ اب آؤ ہم بڑے جہاد میں مشغول ہوں۔ حالانکہ وہ جہاد مذہبی تھے مگر چونکہ ان میں ایک دنیوی رنگ پایا جاتا تھا۔ اور گو حقیقتاً مذہب کی خاطر وہ جنگیں تھیں۔ مگر دشمن اپنے سیاسی غلبہ اور سیاسی زور کے حصول کے لئے اسلام کو تباہ کرنا چاہتا تھا۔ اور ادھر اس حملہ کو دور کرکے اسلام کو بھی سیاستاً ایک غلبہ حاصل ہوتا تھا۔ اس لئے آپ نے اس جہاد کا نام

جہادِ اصغر

رکھا۔ لیکن اس کے بالمقابل آپ خالص تبلیغ اور خالص تربیت کو

جہادِ اکبر

قرار دیتے تھے۔

ہماری جماعت کو بھی بعض دفعہ بعض کام ایسے کرنے پڑتے ہیں جو بظاہر دنیوی رنگ رکھتے ہیں۔ گو جس انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت ہو۔ خدا تعالیٰ کی طرف اس کی رغبت ہو۔ وہ اپنی ہر ایک چیز دین کی طرف بدل کر لیجاتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے میرے شیطان کو بھی مسلمان کر دیا ہے

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: غلام نبی

وہ جو بات بھی سمجھے کہتا ہے اسلام ہی کی کہتا ہے درحقیقت اس کے معنی یہ تھے کہ جیسے کہتے ہیں ہر کہ در کان نمک رفت نمک شد۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا تقویٰ اور نیکی ایک اتنا بڑا سمندر تھا کہ شیطان کی باتیں بھی اس میں پڑ کر نیک ہی بن جاتی تھیں جیسے

سیپی میں گرنے والا قطرہ

بھی موتی بن جایا کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ جانتا ہے۔ کہ حقیقت کیا ہے۔ مگر میں نے جو یہ مثال دی ہے۔ اپنی زبان کے محاورہ کے مطابق دی ہے۔ کہتے ہیں۔ کہ سیپ میں پانی کا قطرہ گر کر موتی بن جاتا ہے پس جو بات بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دل میں داخل ہوتی تھی نیک بن جاتی تھی۔ کیونکہ جس شخص کے دل میں نیکی ہوگی۔ اس کے دل پر علیٰ قدر مراتب ہر چیز کا ایک نیک اثر پڑے گا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

تمام انسانوں سے چاہے وہ سابق زمانہ میں گزرے ہوئے ہوں۔ اس زمانے میں ہوں۔ یا آئندہ زمانہ میں آنے والے ہوں۔ اعلیٰ مرتبہ رکھتے تھے۔ آپ انبیاء کے بھی سردار تھے۔ اور بنی نوع انسان کی پیدائش کے مقصود تھے۔ اس لئے آپ کا مرتبہ تو بہرحال بڑا ہی تھا۔ مگر آپ سے اتر کر جو انبیاء و صلحا گزرے ہیں۔ وہ بھی اپنے رنگ میں اس بات کا مظاہرہ کرتے رہے ہیں کہ اُن پر جو برائی پڑتی وہ نیکی کا رنگ اختیار کر لیتی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک دفعہ ایک گلی میں سے گزر رہے تھے وہاں ایک کتا مرا پڑا تھا اُن کے ساتھ ان کے جو حواری تھے۔ وہ وہاں سے جلدی جلدی دوڑے اور کہا کتنی سخت بدبو ہے۔ اور کتنی گندی چیز ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کھڑے ہو گئے اور فرمایا اس کے دانت تو دیکھو کیسے موتیوں کی طرح روشن ہیں تو

نیک آدمی کو نیک چیز نظر آتی ہے

اور بد آدمی کو بد چیز نظر آتی ہے۔ ایک کمزور معدے والا انسان مٹھائی بھی کھاتا ہے۔ تو بیمار ہو جاتا ہے۔ لیکن ایک مضبوط معدے والا مرچیں بھی کھاتا ہے تو زیادہ مضبوط ہو جاتا ہے۔ غریبوں کے بچے بازاروں میں پڑے ہوئے خربوزوں کے چھلکے کھا جاتے ہیں اور وہ زیادہ موٹے اور تر و تازہ ہوتے جاتے ہیں لیکن آسودہ حال لوگوں کے بچے اگر اس کا بیچ والا حصّہ بھی کھا لیں تو دست پیچش میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور بسا اوقات اس کے نتیجہ میں وہ مر جاتے ہیں۔ کیونکہ اس کے اندر بیماری ہوتی ہے۔ اور اس کے اندر صحت ہوتی ہے۔ اس کے اندر تازہ خربوزہ بھی بیماری پیدا کر دیتا ہے۔ اور اس کے اندر خربوزے کا چھلکا بھی طاقت پیدا کر دیتا ہے۔ کیونکہ وہ صحت کا سمندر ہے۔ اور یہ بیماری کا سمندر ہے۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم چونکہ

نیکی کا سمندر

تھے۔ اس لئے جو چیز بھی آپ کے دل میں پڑتی تھی نیک ہو جاتی تھی یہی حال قوموں کا ہے۔ جن قوموں کے اندر خدا تعالےٰ روحانیت پیدا کرتا ہے۔ دنیوی باتیں بھی اُن کے لئے دین بن جاتی ہیں کسی بزرگ نے کہا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اکثر اس بات کو دہرایا کرتے تھے کہ نیکی اور تقویٰ یہ ہے کہ

دست در کار و دل بایار

یعنی نکمے نہ بیٹھو فضول وقت ضائع نہ کرو۔ لوگوں پر بار نہ بنو کماؤ اور کھاؤ مگر جس وقت تم بظاہر سودا دے رہے ہو تمہارا دل اس وقت خدا تعالےٰ سے باتیں کر رہا ہو۔ تمہاری مادی آنکھیں گاہک پر ہوں۔ لیکن دل کی آنکھیں اپنے مولیٰ کے چہرے پر ہوں ایسے آدمی کا ہر کام ہی دین ہو جاتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ اگر کوئی شخص خدا تعالےٰ کے ساتھ محبت اور اس کے تعلق کے اظہار کے لئے

اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ

بھی ڈالتا ہے۔ تو وہ صدقہ ہو جاتا ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ وہ ویسا ہی صدقہ ہوگا جیسے غرباء کو دیا جاتا ہے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کے حضور وہ اس کی نیکی لکھی جاتی ہے۔ اور گو وہ اپنی نفسانی خواہش کو پورا کرنے کے لئے اپنی بیوی سے حسن سلوک کرتا اور اس سے محبت کا اظہار کرتا ہے۔ مگر خدا تعالےٰ کہتا ہے۔ کہ چونکہ اُس نے اپنی بیوی کے منہ میں اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے لقمہ ڈالا تھا کہ خدا تعالےٰ نے یہ وجود میرے سپرد کیا ہے۔ اور اس نے اس سے حسن سلوک اور پیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس لئے اس کا یہ فعل ایک نیکی ہے۔ لیکن اگر وہ اپنے نفس کے لئے ایسا کرتا تو گناہ بن جاتا اور اگر وہ محض اخلاقاً ایسا کرتا تو ایک مباح چیز ہو جاتی یہ بھی وہی مثال ہے۔ کہ جب نیک چیز کے اندر بُری چیز پڑتی ہے۔ تو وہ بھی نیک ہو جاتی ہے۔ تو بعض بندے ہر چیز کو خدا تعالےٰ کے لئے بنا لیتے ہیں۔ مگر پھر بھی مدارج ہوتے ہیں۔ بیوی کے منہ میں لقمہ ڈالنا جب وہ خدا تعالےٰ کی خاطر ہو۔ بیشک نیکی ہے۔ مگر جہاد کے لئے اپنا مال دینا اس سے بڑھ کر نیکی ہے۔ کیونکہ اس کا ظاہر بھی نیک ہے۔ اور باطن بھی نیک ہے۔ اس کے ظاہر میں بھی نفس کی خواہش نہیں اور اس کے باطن میں بھی نفس کی خواہش نہیں۔ پس بہرحال جو

خالص دین کے کام

ہونگے وہ زیادہ اہمیت رکھنے والے اور خدا تعالےٰ کے زیادہ قریب کر دینے والے ہوں گے ہماری جماعت کے لوگوں نے پچھلے دنوں یہاں بھی اور باہر بھی

الیکشن کے کاموں میں حصّہ

لیا ہے۔ جن لوگوں نے خدا تعالےٰ کے خوف کو مدنظر رکھا انہوں نے خدا تعالیٰ کے نزدیک احتساباً ہی ایسا کیا مگر پھر بھی اس کے ساتھ کچھ دنیوی اغراض وابستہ تھیں اب ہم اس کام سے فارغ ہو چکے ہیں اس لئے میں کہتا ہوں کہ آؤ جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ ہم ایک چھوٹے جہاد سے فارغ ہو گئے ہیں۔ آؤ اب ہم

بڑے جہاد کی طرف مائل

ہوں اسی طرح ہم بھی بڑے جہاد کی طرف مائل ہوں۔ سب سے بڑا جہاد انسان کا یہی ہوتا ہے۔ کہ اپنے دل میں خدا تعالےٰ کی محبت پیدا کرے اور اپنے ہمسائیوں کو خدا تعالیٰ کی طرف راجع کرے۔ پس اصلاح نفس اور اشاعت دین ہی سب سے بڑا جہاد ہے۔ اور تقویٰ کے تمام مدارج بندوں کی اصلاح اور خدا تعالےٰ سے بندوں کی صلح کرانے میں ہی مرکوز ہیں۔ یہی ایک کام ہے۔ جو تمام انبیاءؑ کرتے چلے آئے ہیں۔ اور یہی تمام انبیاء کی بعثت کا مقصود تھا۔ اگر اس کام میں ہم کوتاہی کریں تو ہماری زندگی بالکل لغو اور فضول ہو جاتی ہے۔ اور اگر اس کو پورا کریں تو ہماری زندگی

خدا تعالےٰ کے عین منشاء کے مطابق

ہوتی اور ہماری موت ہماری زندگی سے زیادہ مبارک ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ بیج بونے کا وقت ہے۔ اور وہ فصل کاٹنے کا وقت ہے زمیندار بیج بوتے وقت بھی خوش ہوتا ہے اور فصل کاٹتے وقت بھی۔ لیکن فصل کاٹتے وقت تو اس کا دل بلّیوں اچھل رہا ہوتا ہے۔ پس میں جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اب جب کہ ہم الیکشن کے کام سے فارغ ہو چکے ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ ہم اس سے زیادہ اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ کریں اور اپنے

نفس کی اصلاح اور سلسلہ کی تبلیغ

کی طرف متوجہ ہوں۔ تبلیغ کا کام اتنا بڑا اور وسیع کام ہے۔ کہ اس کے لئے ہمارے پاس ابھی پورے سامان بھی نہیں بلکہ ان سامانوں کا ہزارواں حصّہ بھی نہیں ہم میں سے کچھ ایسے ہیں جنہوں نے اپنے بیوی بچوں کو چھوڑ کر ماں باپ کو چھوڑ کر اور اپنے وطن کو چھوڑ کر

غیر ملکوں کے راستے اختیار کئے

ہیں اور وہ وہاں غیر زبان میں غیر قوموں کے لوگوں کو خدا تعالےٰ کی باتیں سناتے ہیں کیا ہم لوگ یہ بھی نہیں کر سکتے کہ اپنے ملک میں رہ کر اپنی زبان میں خدا تعالےٰ کی باتیں اپنے ملک کے لوگوں کو سنائیں۔ کیا ایک انگریز کا یا کیا ایک امریکن کا یا کیا ایک جرمن کا یا کیا ایک فرانسیسی کا یا کیا ایک سپینش یا ایک ویسٹ افریقن یا ایک ایسٹ افریقن یا ایک ارجنٹائنا کے رہنے والے کا یا ایک برازیل کے رہنے والے کا ہم پر زیادہ حق ہے۔ یا ایک ہندوستانی ہمسائے کا ہم پر زیادہ حق ہے۔ کیا یہ عجیب بات نہیں کہ ہم اس بات پر تو خوش ہوتے ہیں کہ ہم نے اپنے مبلغ دنیا کے کناروں تک پہنچا دیئے مگر اس بات کا خیال نہیں کرتے کہ ہم اپنے ہمسائے کو جو جہنم میں گر رہا ہے وہاں سے ہٹا کر جنت کے دروازہ پر کھڑا کر دیں

یقیناً ہمارے دل میں اگر اپنے ہمسایہ کی ہمدردی نہیں۔ یقیناً اگر ہمارے دل میں اپنے ملک کے لوگوں کی ہمدردی نہیں تو ہماری بیرونی تبلیغ ایک تمسخر کہلائیگی۔ ایک ریا کہلائے گی۔ اور کوئی شخص بھی یہ تسلیم نہیں کرے گا۔ کہ جو شخص اپنے ہمسائے کو گمراہی میں گرتے دیکھتا ہے۔ لیکن اس کے لئے کوشش نہیں کرتا۔ اور انگلستان مبلغ بھجوا رہا ہے۔ وہ مخلص ہے ہم اس وقت مخلص کہلانے کے مستحق ہونگے جب ہم مبلغین کو باہر بھیجنے کے ساتھ اپنے ہمسائیوں کی خرابی پر بھی نظر رکھیں۔ اور جو مبلغ ہم نے باہر بھیجے ہیں۔ اس وقت تک ہم ان کے کام میں بھی حصہ دار نہیں ہونگے۔ جب تک ہم اپنا وقت تبلیغ پر خرچ نہ کریں۔ اگر ہم ایسا نہیں کرینگے۔ تو ہر ایک سمجھنے والا یہی سمجھے گا۔ کہ دنیا میں نام پیدا کرنے کے لئے انہوں نے

بیرونی ممالک کی تبلیغ

میں حصہ لیا ہے۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ اگر آٹھ میل کے فاصلہ پر آگ لگے۔ تو تم فوراً اس طرف آدمی دوڑاؤ۔ اور اس میں حصہ لو۔ لیکن جب تمہارے ہمسایہ کے گھر میں آگ لگے۔ تو تم بیٹھے رہو۔ اور پھر کہو۔ کہ ہم نے محض انسانی بھلائی اور نیکی اور ہمدردی کی غرض سے آٹھ میل دور آدمی بھیجے تھے اگر تم نے بھلائی اور نیکی کی غرض سے وہاں آدمی بھیجے تھے۔ تو پھر تمہیں یہاں کیا ہو گیا تھا۔ اگر تمہارے اندر تقوےٰ ہوتا۔ تو تم ضرور یہاں بھی آدمی بھیجتے۔ لیکن تمہارا صرف وہاں آدمی بھیجنا اور یہاں نہ بھیجنا بتاتا ہے کہ تم وہاں کسی خاص غرض کے لئے گئے تھے پس

اپنے ملک کے لوگوں تک تبلیغ

پہنچانا احمدیت کے اہم ترین فرائض میں سے ہے۔ جسے نظر انداز کر کے ہم اپنے تمام کاموں کو شبہ میں ڈال دیتے ہیں۔ ہماری نماز بھی مشتبہ ہو جاتی ہے۔ ہماری زکوٰۃ بھی مشتبہ ہو جاتی ہے ہماری تبلیغ بھی مشتبہ ہو جاتی ہے اور ہمارے چندے بھی مشتبہ ہو جاتے ہیں۔ میں متواتر مختلف طریقوں سے جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا رہا ہوں۔ مگر مجھے افسوس ہے۔ کہ اب تک جماعت نے پورے طور پر اس کام کی طرف توجہ نہیں کی۔ نہ قادیان کے لوگوں نے اور نہ باہر کے لوگوں نے

قادیان کے لوگوں کے لئے

یہ مزید فکر کی بات ہے۔ کیونکہ قادیان کے لوگوں کو ایک ایسے ماحول میں رہنے کا موقعہ ملا ہوا ہے۔ کہ آہستہ آہستہ ان کی تبلیغ کی روح کچلی جا رہی ہے۔ اور ان کی نسلوں میں بھی نمایاں کمزوری نظر آتی ہے۔ بیرونی لوگوں میں اکثر ایسے ہوتے ہیں۔ جن کے رشتہ دار غیر احمدی ہوتے ہیں۔ جب کسی کے والدین مرتے ہیں۔ تو ان کی اولادوں میں سے جو کمزور ایمان والے ہوتے ہیں۔ وہ اپنے رشتہ داروں کے اثر کے نیچے غیر احمدی ہو جاتے ہیں۔ اور جو مضبوط ایمان والے ہوتے ہیں وہ احمدیت پر قائم رہتے ہیں مگر بہر حال وہاں صرف دو ہی قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ یا مرتد ہونے والے لوگ ہوتے ہیں۔ یا نہایت ہی مخلص اور جوشیلے ہوتے ہیں۔ تیسری قسم نہیں ہوتی۔ مگر قادیان میں

ایک تیسری قسم

بھی پیدا ہو گئی ہے۔ جو زیادہ خطرناک ہے قادیان میں بعض لوگوں کی نسلیں احمدیت سے بالکل مستغنی نظر آتی ہیں۔ وہ مرتد تو نہیں ہوتیں نعرے لگانے کے لئے ساتھ ہوتی ہیں۔ مگر دین کے لئے جو جوش اور ولولہ چاہیئے۔ اور جس کے بغیر روحانیت زندہ نہیں رہ سکتی۔ ان میں نہیں پایا جاتا۔ اس کی یہی وجہ ہے کہ وہ

دشمن کے نرغہ میں

گھرے ہوئے نہیں بلکہ دوستوں میں رہتے ہیں۔ اور امن میں رہتے ہیں۔ امن میں رہنے کی وجہ سے جو دین کی ضروریات ہیں۔ ان کو محسوس نہیں کرتے۔ اور دشمن کے نرغہ میں ہونے کی وجہ سے جو گرمی اور جوش پیدا ہوتا ہے۔ وہ ان میں نہیں ہے۔ پس قادیان کے لوگوں کے لئے ضروری ہے۔ کہ ایسے راستے سوچیں۔ کہ جن پر چلکر ان کی زندگی بے کار نہ ہو۔ اور روحانی لحاظ سے وہ مردہ نہ ہوں۔ صرف میرا خطبہ اس کے لئے کافی نہیں۔

مقامی انجمن کو چاہیئے

کہ وہ جماعت میں بیداری پیدا کرے۔ وہ مختلف محلوں میں جلسے کرے۔ اور لوگوں سے طریق پوچھے کہ وہ کس طرح اس دیوار کو توڑ سکتے ہیں۔ جو ہمارے اردگرد حائل ہو گئی ہے جس طرح ہر بدی اپنے ساتھ نیکی رکھتی ہے اسی طرح ہر نیکی بھی اپنے ساتھ بدی رکھتی ہے۔ جب بیماری کے جرم پیدا ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے اس بیماری کا مقابلہ کرنے کے لئے جسم میں ہی سامان پیدا کر دیا ہے۔ اور بیماری کے ساتھ صحت کے سامان بھی پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح جب صحت ہوتی ہے۔ تو اس کے مقابلہ میں بیماری کے سامان بھی پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ پس ہر نعمت اپنے ساتھ خطرہ رکھتی ہے۔ ہر فرشتے کے مقابلہ میں ایک شیطان ہے۔ جس طرح ہر شیطان کے مقابلہ میں ایک فرشتہ ہے۔ تمہیں صرف یہی قانون اپنے سامنے نہیں رکھنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے

شیطانوں کی سرکوبی کے لئے

فرشتے بنائے ہیں۔ بلکہ تمہیں یہ بھی مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ فرشتوں کے کام کو خراب کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے شیطان بھی بنائے ہیں۔ اگر نیکی سامنے آئے۔ تو سمجھو کہ اس کے مقابلہ میں بُرائی بھی کھڑی ہے۔ اور اگر بُرائی سامنے آئے۔ تو تمہیں مطمئن رہنا چاہیئے کہ اسے دور کرنے والے اللہ تعالیٰ نے فرشتے بھی مقرر کئے ہیں۔

خطرے کے وقت میں

اطمینان رکھنا صرف یہی نیکی نہیں۔ بلکہ اطمینان کے وقت گھبرانا بھی نیکی میں شامل ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اسلام نے یہ حقیقت بیان کی ہے۔ کہ

مومن کا ایمان خوف اور رجا کے درمیان

ہوتا ہے۔ مگر ان دونوں کے موقعے الگ الگ ہوتے ہیں۔ ہر مومن کے لئے جب امن پیدا ہوتا ہے۔ تو وہ خوف کے مقام پر ہوتا ہے۔ اور جب خوف پیدا ہوتا ہے۔ تو وہ رجا کے مقام پر ہوتا ہے۔ خطرہ ہو۔ تو مومن کے دل میں یہ اطمینان ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ میرے ساتھ ہے۔ لیکن جب آرام آتا ہے۔ تو وہ مطمئن نہیں ہوتا۔ بلکہ گھبراتا ہے اور کہتا ہے۔ کہ شیطان میرے دروازے پر کھڑا ہے۔ مجھے جلدی اس کا انتظام کرنا چاہیئے۔ پس اسے آرام کے وقت میں خوف ہوتا ہے اور خطرے کے وقت میں اطمینانی ہوتا ہے۔ یہی وہ

حقیقی تقوےٰ کا مقام

ہے۔ جس کے ساتھ انسان کا ایمان محفوظ ہوتا ہے۔ پس قادیان کے لوگوں کے لئے بہت زیادہ خطرہ ہے۔ اس لئے کہ چاروں طرف سے احمدیت کی آوازیں اٹھتی ہیں۔ اور ان کے اٹھنے کی وجہ سے دشمن کے اعتراضات جن سے طبیعت میں ایک گرمی اور جوش پیدا ہوتا۔ اور انسان کے اندر تبلیغی مادہ کی روح پیدا ہوتی ہے۔ مدھم پڑ جاتے ہیں

احرار یہاں جلسے کرتے ہیں

لیکن وہ جلسے ایسے نہیں۔ کہ جن سے تبلیغ کا جوش پیدا ہو۔ بلکہ وہ ایسے جلسے ہیں۔ جن سے اشتعال پیدا ہوتا ہے۔ چند لوگ باہر سے آتے ہیں۔ اور لاؤڈ سپیکر لگا کر گالیاں دے جاتے ہیں۔ یا کچھ آئمۃ الکفر ہیں۔ جو اپنی مخالفت میں انتہا کو پہنچے ہوئے ہیں۔ مگر بیرونجات میں ہزارہا لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے اعتراضات اخلاص پر مبنی ہوتے ہیں وہ اپنے اعتراضات بات کو سمجھنے کے لئے کرتے ہیں۔ اس لئے سننے والا ان کے اعتراضوں سے غصہ میں نہیں آتا۔ بلکہ سننے والے کے دل میں یہ شوق پیدا ہوتا ہے کہ اسکو تبلیغ کر کے ہدائت کیطرف کھینچے۔ پس قادیان کے لوگوں کو بجائے غافل ہونے کے زیادہ کوشش کی ضرورت ہے۔ انہیں سوچنا چاہیئے۔ کہ وہ اپنی

تبلیغ کا دائرہ

کس طرح وسیع کریں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اگر مقامی انجمن صحیح طور پر کام کرے۔ اور صحیح طور پر آدمیوں کو منظم کرے۔ تو قادیان کے اردگرد بھی ابھی تبلیغ کی بہت سی گنجائش باقی ہے۔ ہزارہا آدمی ہمارے اردگرد موجود ہیں۔ جو ہدایت پا سکتے ہیں۔ اور جن کو ہدایت دینے کے لئے کوشش کرنا نہائت ضروری ہے۔ یہاں تو

میدان ہمارے ہاتھ میں

ہے۔ لیکن بیرونی جماعتوں کے اردگرد کا میدان غیروں کے ہاتھ میں ہے۔ وہاں ہماری مثال ایسی ہی ہے جیسے سمندر میں کارک پھینک دیا جاتا ہے۔ جماعت وہاں کی لہروں میں تیرتی پھرتی ہے۔ اور جہاں اسے لہر پھینکتی ہے۔ ادھر چلی جاتی ہے۔ ابھی ایسی جماعتیں

اتنی بھی حیثیت نہیں رکھتیں۔ جتنی ایک کیلے کی ہوتی ہے۔ ایک کیلا جس سے جانور باندھا جاتا ہے۔ اس کیلے کی حیثیت اتنی تو ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنی جگہ پر گڑا ہوتا ہے۔ لیکن ہماری تو اتنی بھی حیثیت نہیں۔

ہماری حیثیت قادیان سے باہر

محض ایک کارک کی سی ہے۔ جو سمندر میں تیرتا پھرتا ہے۔ جس کی اپنی کوئی جگہ نہیں ہوتی بلکہ اس کو جو جگہ دی جائے وہ اسے قبول کرنی پڑتی ہے۔ اسی طرح بیرونجات کی جماعتوں کو بھی جو جگہ غیر دیتے ہیں انہیں قبول کرنی پڑتی ہے۔ ان کی اپنی جگہ کوئی نہیں سوائے چند ایک جماعتوں کے اور وہاں بھی وہی خطرہ پیدا ہے۔ جو قادیان میں پیدا ہو چکا ہے۔ پس دونوں صورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے لوگوں کی تنظیم کرنی چاہئے۔ ان لوگوں کی حفاظت کے لئے بھی جو

دشمن کے نرغے

میں ہیں اور ان کے لئے بھی جن کے اردگرد تو ان کے دوست ہیں۔ لیکن وہ

شیطان کے نرغے میں

آئے ہوتے ہیں۔ میں نے پہلے بھی کئی دفعہ تحریک کی ہے۔ لیکن وہ ہوا میں اڑ گئی کچھ لوگوں پر اثر ہوا اور کچھ بیداری پیدا ہوئی لیکن حقیقتاً وہ نہ ہونے کے برابر تھی۔ اگر ہم میں سے ہر شخص اس بات کا عہد کرلے۔ کہ وہ

سال میں کم از کم ایک احمدی

بنائے گا۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ پچاس ساٹھ سال تو الگ رہے چھ سات سالوں میں ہی اتنا

عظیم الشان تغیّر

پیدا ہو جائے گا کہ اس کی مثال ڈھونڈنی مشکل ہوگی۔ لاکھوں کی جماعت ہو۔ اور سو آدمی کام کرنے کا ارادہ کرے اور باقی غافل ہیں تو اس سے کیا بنتا ہے۔ اس کا علاج یہی ہے۔ کہ میں نے جو

دفتر بیعت

قائم کیا ہے۔ وہ مبلغین کے ذریعہ اور جماعتوں کے تبلیغی سیکرٹریوں کے ذریعہ جماعتوں کی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوتے جماعتوں سے یہ عہد لیں کہ ہم نے بحیثیت مجموعی تم سے استنے احمدی اس سال لینے ہیں اور یہ صرف جماعتوں سے ہی بحیثیت جماعت عہد نہ لیا جائے بلکہ جماعتوں سے بحیثیت جماعت الگ عہد لیں اور افراد سے بحیثیت افراد الگ عہد لیں اور پھر وہ اس کی نگرانی کریں۔

وجہ کیا ہے

کہ ایک جماعت اپنا چندہ پورا دیتی ہے۔ تو سمجھ لیتی ہے۔ کہ اس نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔ حالانکہ اصل چندہ تو نیکی کا چندہ ہے۔ دیکھنا تو یہ ہے۔ کہ ان چندوں کے ساتھ ساتھ وہ کس حد تک اپنے جوشوں کو قائم رکھتے ہیں۔ کس حد تک وہ اپنی اصلاح کرتے ہیں اور کس حد تک وہ تبلیغ کرتے ہیں۔ اور پھر کس حد تک اس کے نتائج نکلتے ہیں۔ اگر اس رنگ میں تبلیغ کی جائے۔ اور ان چندوں کی طرح یہ چندے بھی باقاعدگی سے ادا کئے جائیں اور ہر فرد یہ چندہ ادا کرے تو ان چندوں کی طرح جن کی تعداد بیرونجات و مرکز کے چندوں کو ملا کر

۲۵ لاکھ سالانہ

تک پہنچ گئی ہے۔ یہ بھی ۲۵ لاکھ سالانہ تک پہنچ سکتی ہے۔ پس یہ کام ایسا مشکل نہیں صرف ارادے عزم اور صحیح طریقے کی ضرورت ہے۔ پس میں مقامی کارکنان کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ اور قادیان کے افراد اور انجمن کو بھی کہ وہ

قادیان کے اردگرد کی تبلیغ

کو وسیع کرنے کے متعلق سوچیں سکیمیں بنا کر میرے سامنے پیش کریں اور پھر ان پر عمل کریں۔ اسی طرح میں بیرونجات کی جماعتوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وقت نازک ہے۔ اس سال میں سے کچھ دن ضائع ہو گئے ہیں۔ اس لئے ہماری ذمہ داری بڑھ گئی ہے۔ الیکشن میں جماعت اگرچہ دینی اثر کے ماتحت لگی رہی مگر بہرحال وہ دنیوی کام تھا۔ ہمیں اب اس جہاد صغیر سے ہٹ کر جہاد کبیر کی طرف توجہ کرنی چاہئے اللہ تعالے ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس کے نام کو جلد سے جلد ہندوستان اور ہندوستان سے باہر تمام دنیا میں پھیلا دیں اور ہماری آنکھیں اس نظارے کو دیکھ لیں کہ

زین العابدین کی طرح بیمار و بے کس

دین خدا تعالے کے حضور میں بھی اور دنیا کی نگاہ میں بھی پھر نئے سرے سے طاقتور اور آزاد ہو گیا ہے۔

پنڈت لیکھرام کے بارے میں پیشگوئی کا روشن ظہور

آریوں کے رسالہ دافع الاوہام کا جواب

(۱)

نفسِ پیشگوئی

آریہ دہرم کی طرف سے پنڈت لیکھرام جی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلہ پر آئے اور اس دعوےٰ کے ساتھ آئے کہ اسلام صداقتوں سے عاری ہے۔ بانیٔ اسلام علیہ التحیۃ والصلوٰۃ صادق اور راستباز پیغمبر نہ تھے۔ ساری سچائیوں کا سرچشمہ وید ہے۔ اور وید کے رشیوں کے بعد دنیا کے کسی حصہ میں کوئی سچا نبی پیدا نہیں ہوا۔ اور اس وقت نجات اور مکتی حاصل کرنے کا واحد ذریعہ ویدک دہرم قبول کرنا ہے۔ اسلام کو ماننے والے نجات نہیں پا سکتے۔

جری اللہ فی حلل الانبیاءؑ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ اس تحدی کے ساتھ میدان میں کھڑے ہوئے تھے۔ کہ اگرچہ سب نبی اور رسول منجانب اللہ ہیں۔ لیکن ان سب سے بڑھ کر اور سب کے سرتاج سید الاولین والآخرین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔ آپ ہمیشہ کے لئے زندہ رسول ہیں اور آپ کی لائی ہوئی شریعت قرآن مجید ہمیشہ زندہ ہے اور زندہ رہیگی۔ اور اب خدا تعالیٰ کے قرب کے دروازے ان لوگوں پر ہی کھولے جاتے ہیں جو اسلام کے متبع اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے وجود کو اسلام کے زندہ مذہب ہونے پر بطور شاہد پیش فرمایا۔ اور کہا ؎

لاتا ہے وہ بلا کر سو سو نشان دکھا کر
اس نے جو مجھ کو بھیجا بس مدعا یہی ہے

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے مخالفین اسلام کو صداقت اسلام آزمانے کی دعوت دی۔ عقلی و نقلی دلائل کے علاوہ آپ نے مختلف ادیان کے ذمہ دار پیرؤوں کو روحانی مقابلہ کی طرف بھی بلایا اور فرمایا ؎

کرامت گرچہ بے نام و نشان است
بیا بنگر ز غلمانِ محمدؐ

اس پرجلال تحدی پر صرف ایک شخص پنڈت لیکھرام جی آریوں کی طرف سے مقابلہ پر اُٹھے روحانی میدان کے نہ وہ شاہسوار تھے اور نہ ہی آریہ سماجی تحریک کو اس متاع گرانمایہ سے کوئی نسبت ہے۔ اس لئے پنڈت جی نے صرف اپنے تیار کردہ اسلحہ۔ بدزبانی۔ دریدہ دہنی اور بے معنی طول نویسی کا استعمال شروع کر دیا۔ اور اسلام۔ حضرت بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں ناگفتہ بہ انداز تحریر و تقریر اختیار کر لیا۔ پنڈت جی پر ہر طرح سے اتمام حجت کیا گیا۔ اور آخرکار ۲۰ فروری سنہ ۱۸۹۳ء کو بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے بذریعہ اشتہار شائع فرمایا۔

"خداوند کریم نے مجھ پر ظاہر کیا کہ آج کی تاریخ سے جو ۲۰ فروری سنہ ۱۸۹۳ء ہے۔ چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حق میں کی ہیں عذاب شدید میں مبتلا ہو جائیگا" (اشتہار ۲۰ فروری سنہ ۱۸۹۳ء)

اسی اشتہار میں حاشیہ پر حضور علیہ السلام نے تحریر فرمایا کہ :-

"اب آریوں کو چاہئے کہ سب مل کر دعا کریں کہ یہ عذاب ان کے وکیل سے ٹل جائے"۔

یہ وہ نفسِ پیشگوئی ہے۔ جس کا ظہور پنڈت لیکھرام جی کے ہیبتناک طور پر عذاب الٰہی میں گرفتار ہو جانے سے ہوا۔ چھ سال کی مدت مقررہ میں ہولناک رنگ میں پنڈت جی کا قتل ہو جانا آریہ سماج کو مسلم ہے یہ روز روشن کی طرح واقعہ ہے۔ اس کا کوئی اندھا بھی انکار نہیں کر سکتا۔

آریوں کے جواب کا خلاصہ

پنڈت لیکھرام چھ مارچ سنہ ۱۸۹۷ء کو ۷ بجے شام لاہور میں ایک حملہ آور کے ہاتھوں گھائل ہوئے۔ زخم کاری لگا مگر ان کے ہوش و حواس درست رہے قریباً آٹھ گھنٹے تک زندہ رہے اور باتیں بھی کرتے رہے۔ یہ واقعۂ قتل پیشگوئی کے عین مطابق تھا۔ ہم پیشگوئی کی مزید جزئیات پر اگلے نمبروں میں تفصیلی بحث کرینگے۔ اور بتلائینگے۔ کہ اس پیشگوئی کا ہر حصہ اور اس کا

ہر پہلو اسلام و احمدیت کی صداقت کا ایک درخشندہ ثبوت ہے۔ فی الحال اصولی طور پر عرض کیا جاتا ہے۔ کہ مقررہ مدت چھ سال میں پنڈت لیکھرام جی کا عذاب شدید میں مبتلا ہو کر ہلاک ہوجانا ایک ناقابل انکار حقیقت ہے۔ اب آریہ سماج کو چاہیئے تھا۔ کہ اتنے بڑے واضح نشان کے آگے سر تسلیم خم کر دیتی۔ مگر انسانوں کا ایک گروہ ہمیشہ سے آیات بینات دیکھنے کے باوجود باطل پر مصر رہا ہے۔ اگرچہ ان کو دلی یقین بھی ہو جائے۔ ان کی زبانیں باطل کی حمایت پر قینچی کی طرح چلتی ہیں۔ ایسے ہی ایک گروہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَعُلُوًّا کہ وہ جاننے کے باوجود انکار پر کمربستہ رہتے ہیں۔

آریہ سماج نے تھوڑی دیر سراسیمہ رہنے کے بعد اس پیشگوئی کے ظہور کو چھپانے کے لئے مختلف عذرات پیش کرنے شروع کر دیئے ان عذرات کو ایک ایک کر کے ان کا تار و پود بکھیر دیا گیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آریہ سماج پر کامل طور پر حجت قائم کر دی۔ مگر آریہ سماجی مناظر اور اپدیشک پھر بھی باز نہ آئے اور اپنی قوم کے افراد کو جھوٹی تسلی دینے کی کوشش کرتے رہے۔ کچھ عرصہ ہوا۔ انہوں نے ان عذرات خام کا مجموعہ "دافع الاوہام" کے نام سے شائع کیا یہ رسالہ مہاشہ دیو پرکاش جی نے مرتب کیا ہے۔ اس کا خلاصہ مندرجہ ذیل دو اعتراض ہیں۔ اول پنڈت لیکھرام جی کے بارے میں ان کی موت یا قتل کی پیشگوئی ہی نہ تھی اس لئے ان کے چھ سال میں قتل کئے جانے سے پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ بلکہ غلط ثابت ہوئی ہے۔ دوم حضرت مرزا صاحب نے سازش سے پنڈت لیکھرام جی کو قتل کرا دیا۔ اس رسالہ کا جو چھوٹے سائز کے قریباً تین صد صفحات پر مشتمل ہے۔ خلاصہ یہی ہے۔ ہم آئندہ نمبروں میں دیو پرکاش جی کے رسالہ پر تفصیلی تبصرہ کرینگے اور انشاء اللہ ایک ایک بات کا جواب دینگے۔ مگر اس وقت اس خلاصہ کو پیش کرتے ہوئے اس پر ایک نظر کرتے ہیں۔

آریوں کے اعتراضات متضاد ہیں

مندرجہ بالا دونو اعتراضات پر سرسری نظر ڈالنے سے ہی معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ یہ ایک دوسرے کے متضاد ہیں۔ اور آریوں کا اس پیشگوئی کے جواب میں ایسی متضاد باتیں پیش کرنا خود ان کے باطل پر ہونے کا کھلا ثبوت ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ اگر پیشگوئی یہ نہ تھی کہ پنڈت لیکھرام جی چھ سال کے عرصہ میں موت کے گھاٹ اتارے جائیںگے بلکہ اس عرصہ میں ان کی موت یا قتل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی جھوٹی ثابت ہوتی تھی۔ تو پھر کوئی صاحب دماغ انسان یہ کیونکر باور کر سکتا ہے۔ کہ ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو حضرت مرزا صاحب نے آدمی بھیجے تا لیکھرام جی کو قتل کر کے آپ کی پیشگوئی کا جھوٹا ہونا ظاہر کریں۔ یہ بات بالکل غیر معقول ہے۔ اور یہ دونوں متضاد اعتراض بیک وقت وارد ہی نہیں ہو سکتے۔ بلکہ اذا تعارضا تساقطا کے قانون کے مطابق دونو غلط ثابت ہونگے۔ پس یا تو آریہ سماج کو از خود یہ تسلیم کرنا چاہیئے۔ کہ ان کا ایک اعتراض ان میں سے بہر حال غلط ہے۔ حضرت مرزا صاحبؑ نے پنڈت لیکھرام کے قتل کی پیشگوئی ہی نہ کی تھی یا یہ کہ حضرت مرزا صاحب نے پنڈت لیکھرام کو سازش سے قتل کرا دیا تھا۔ غور کیا جائے کہ جب پنڈت جی کی موت یا قتل کی پیشگوئی ہی نہ تھی تو سازش کرنے کی ضرورت کیا تھی؟

یہ ہم نے آریہ سماج کے اعتراضات پر عقلی اور اصولی تنقید کی ہے۔ اور بتایا ہے کہ یہ اعتراض باہم متضاد ہیں۔ ورنہ ان اعتراضوں میں سے اکیلا اکیلا ہر اعتراض بھی اپنی جگہ پر غلط ہے۔ ان کی حیثیت محض "ڈوبتے کو تنکے کا سہارا" کی ہے۔

کیا پنڈت لیکھرام جی کی موت کی پیشگوئی نہ تھی؟

آج آریہ مصنف اور آریہ اپدیشک کہتے پھرتے ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحبؑ نے پنڈت لیکھرام جی کی موت کی پیشگوئی نہیں کی تھی۔ اس پر تفصیلی بحث آگے آئیگی۔ مگر اس جگہ ہم آریوں کے دو مسلم حوالے درج کرتے ہیں۔

(۱) پنڈت لیکھرام جی نے خود لکھا کہ:-

"اس (خدا) نے جبرئیل بھیجکر قادیانی کے کان میں ہماری موت کا الہام سنایا۔"

(کلیات آریہ مسافر صفحہ ۲۳۲)

(۲) زیر نظر رسالہ "دافع الاوہام" پر ریویو کرتے ہوئے پنڈت امر سنگھ آریہ مسافر نے لکھا ہے:-

"دہرم ویر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کی موت کے متعلق بھی اسی طرح کی پیشگوئی مرزا صاحب نے کی"۔ (ضمیمہ دافع الاوہام صفحہ ۲)

گویا خود پنڈت لیکھرام جی کو بھی مسلم ہے اور آریہ سماجی پنڈت مجبوراً اقرار کرتے ہیں۔ کہ واقعی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پنڈت لیکھرام جی کی موت کی پیشگوئی کی تھی۔ اور اس پیشگوئی کے متعلق پنڈت لیکھرام جی کا موت کا شکار ہو جانا کسی سے مخفی نہیں۔ ایسے مذہبی مقابلہ میں جس میں اسلام اور ویدک دھرم کی صداقت محک امتحان پر تھی۔ آرین پہلوان کے نشان صداقت بن جانے پر آریوں کا سازش سازش کا شور مچانا بھی عبث ہے۔ صادق مدعی نبوت نے چیلنج اور تحدی کے ساتھ الٰہی پیشگوئی کا اعلان کیا۔ اور خدا تعالیٰ کی قدرت سے اس کا ویسا ہی ظہور ہوا۔ اے کاش کہ آریہ قوم بودے عذرات کی بجائے حق کو قبول کرتی:۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری

امام مہدی کے ظہور کا وقت

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء بنی اسرائیل ایک جلیل القدر نبی کے آنے کی پیشگوئی کرتے چلے آئے تھے۔ اور اہل کتاب میں اس نبی کا بڑا انتظار کیا جاتا تھا۔ اس کی تمام علامات ان کی کتابوں میں بالتفصیل مذکور تھیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ظہور سے کچھ عرصہ قبل ان علامات کے اس حصہ کو پورا ہوتے دیکھ کر جو اس نبی کے لئے بطور پیش خیمہ قرار دی گئی تھیں۔ اہل کتاب میں یہ خیال عام طور پر مشہور ہو گیا تھا۔ کہ وہ جلیل القدر نبی عنقریب ظاہر ہوگا۔ لیکن ان کے انتظار اور آسمانی نوشتوں کے مطابق جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کی طرف سے موعود نبی ہونے کا دعوےٰ کیا۔ تو انہوں نے قسم قسم کے حیلوں بہانوں سے نہ صرف آپ کا انکار کیا۔ بلکہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہر طرح سے مقابلہ کیا۔ اور اور آج تک اس انکار اور مقابلہ پر مصر اور قائم ہیں۔ حالانکہ جس زمانہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دعوےٰ کیا تھا۔ وہ پیشگوئیوں کے مطابق عین وہی زمانہ تھا۔ جو اس جلیل القدر نبی کی آمد کے لئے مقرر تھا۔ اور وہ خود بھی اس وقت اس کے منتظر تھے۔ اور اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی لوئی کوئی دلیل بھی انہیں نظر نہ آتی۔ تب بھی حضور کا عین وقت مقررہ پر دعوےٰ کرنا ہی آپ کی صداقت کی کافی دلیل تھی۔ اور تعجب ہے۔ کہ آج وقت مقررہ پر چودہ سو برس گزر گئے۔ مگر اہل کتاب کے نزدیک نبی موعود ابھی تک ظاہر نہیں ہوا۔ اور وہ اس کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ان کے انکار کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ (سورۂ بقرہ) یعنی نبی موعود کے ظہور سے قبل تو وہ اس کی انتظار میں گھڑیاں گنتے تھے۔ اور اپنے مخالفین پر اس کے ذریعہ فتح پانے کی امیدیں لگائے بیٹھے تھے مگر جب وہ آگیا۔ تو انہوں نے وقت کو پہچانتے ہوئے اس کا انکار کر دیا۔

اہل کتاب کے پاس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے انکار کی بڑی وجہ یہ تھی۔ کہ وہ نبی موعود کے متعلق جو اندازے اپنے خیالوں میں لگائے بیٹھے تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ان کے مطابق نہ پاتے تھے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ أَفَكُلَّمَا جَاءَكُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَى أَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيقًا تَقْتُلُونَ یعنی کیا یہ نہیں کہ جب بھی تمہارے پاس کوئی رسول ایسی علامات کے ساتھ آیا۔ جو تمہاری خواہشات کے مطابق نہ تھیں۔ تو تم نے اپنے آپ کو بڑا سمجھا۔ پس ایک فریق کو تم نے جھٹلایا۔ اور ایک فریق کے قتل کے درپے ہوئے۔

افسوس کہ اہل کتاب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا انکار کرتے ہوئے یہ نہ سوچا کہ وقت مقررہ تو یہی ہے۔ اگر حضور پر ان کے خیال میں یہ پیشگوئیاں چسپاں نہ ہوتی تھیں تو وہ کوئی اور ہی ایسا شخص پیش کرتے جس نے اس زمانہ میں دعوےٰ کیا ہوتا۔

اور ان کے نزدیک اس پردہ پیشگوئیاں چسپاں ہوتی تھیں۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی پیشگوئیوں کے مطابق عین وقت مقررہ پر تشریف لائے۔ مگر یہودیوں نے اس مقررہ وقت کو پہچاننے کے باوجود آپ کا انکار کیا۔ اور اس انکار کی وجہ بھی یہی تھی۔ کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں وہ شرائط نہیں پاتے تھے۔ جن کے مطابق ان کے خیال میں انہیں آنا چاہیئے تھا۔ اور آج حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فوت ہوئے دو ہزار برس ہو گئے۔ مگر یہودیوں کے نزدیک ابھی تک سچا مسیح نہیں آیا۔ اور وہ اس کی انتظار میں بیٹھے ہیں۔

جس طرح اہل کتاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد کی پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں۔ اسی طرح امت محمدیہ میں بھی آخری زمانہ میں ایک حامیٔ دین اسلام کی آمد کی پیشگوئی پائی جاتی ہے۔ جس کا نام مہدی بیان کیا گیا ہے۔

مہدی کے لئے احادیث نبویہ میں بہت سی علامات اور نشانیاں بیان ہوئی ہیں۔ مگر ہم اس وقت ناظرین کی توجہ صرف ایک علامت کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں۔ اور وہ اس کے زمانۂ ظہور کے متعلق ہے۔ گو مہدی کی آمد کی کوئی خاص تاریخ یا دن مقرر نہیں۔ مگر احادیث پر مجموعی طور پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کا زمانۂ ظہور چودھویں صدی کا سر ہے۔ اور اس پر مندرجہ ذیل تین شہادتیں ناظرین کے لئے قابل غور ہیں۔

امر اول

پہلی بات جس سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مہدی کے ظہور کا زمانہ چودھویں صدی کا سر ہے۔ یہ ہے۔ کہ علامات صغریٰ یعنی وہ چھوٹی چھوٹی نشانیاں جنہیں مہدیٔ معہود کے لئے احادیث میں بطور پیش خیمہ قرار دیا گیا ہے۔ تیرھویں صدی کے اخیر تک پوری ہو چکی تھیں۔ علامات صغریٰ جن کا وجود مہدی کے ظہور سے قبل احادیث میں مذکور ہوا ہے۔ مختصراً حسب ذیل ہیں:۔ اسلام کا انتہائی درجہ کمزور ہو جانا۔ نصاریٰ کی حکومت کا تمام دنیا میں پھیل جانا۔ علماء امت کا بدترین مخلوق ہو جانا۔ مسلمانوں کا یہود کے مثیل ہو جانا۔ علم قرآن کا اٹھ جانا۔ دینی علوم سے جہالت۔ قلم کے غلبہ کا ظہور۔ فسق و فجور۔ بغض و حسد اور محبت مال کی کثرت۔ لوگوں کا آخرت کو بھلا کر بکلی دنیا میں منہمک ہو جانا۔ اور دنیا کو دین و ایمان پر مقدم کرنا۔ اور ترجیح دینا۔ شراب اور زنا کی کثرت۔ اور ان گناہوں کا علے الاعلان ارتکاب گانے بجانے کا بکثرت رواج۔ اور ایک طرح پر عورتوں ہی کی حکومت کا ہو جانا۔ یہ اور ان کے علاوہ بعض اور خصوصیات جو اس زمانہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ احادیث میں مہدی کے ظہور سے پیشتر متصل زمانہ کی بیان ہوئی ہیں۔ اور یہ امر محتاج تشریح نہیں۔ کہ یہ خرابیاں اور فسادات جن کی ابتداء تیرھویں صدی کے شروع میں ہوئی۔ اور اس کے اخیر تک اپنے انتہائی کمال کو پہنچ گئیں۔ اس زمانہ میں ایسے رنگ میں واقع ہوئیں جس کی نظیر پہلے زمانوں میں نہیں مل سکتی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ تیرھویں صدی کے ربع آخر کے علماء نے صاف الفاظ میں لکھا ہے۔ کہ اس صدی میں علامات صغریٰ پوری ہو چکی ہیں۔ اور اب عنقریب مہدی کا ظہور ہوگا۔ اور ان کی تحریرات سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ مہدی کی آمد کو بالکل نزدیک بلکہ نزدیک تر سمجھتے تھے۔ چنانچہ حدیث الغاشیہ مطبوعہ ۱۳۰۱ھ ہجری کے صفحہ ۱۹۵ میں لکھا ہے۔ "علامات صغریٰ تو سب کی سب پوری ہو چکی ہیں۔ بڑی علامتوں کا سرا نکلنا مہدی کا اور اترنا مسیح کا ہے۔ جو نشانیاں متصل اسکے زمانہ ظہور و نزول کے ہونے والی ہیں۔ ان کا لگاتار لگ چلنا اس سے یقین ہوتا ہے۔ کہ یہ دونوں صاحب جلد رونق افروز ہوں گے۔" اسی طرح حجج الکرامہ مطبوعہ ۱۲۹۲ھ ہجری کے صفحہ ۳۹۵ میں لکھا ہے۔

"امارات صغریٰ بجمیعہا و تغیر عالم و اہل عالم ضعف تمام اسلام و رفع علم و شیوع جہل و کثرت فسق و فجور و بغض و حسد و حب شدید مال و قصر ہمت در تحصیل اسباب معاش و ذہول کلی از دار آخرت و ایثار کامل دنیا بر اخریٰ امارات جلیہ و علامات بینہ قرب زمان ظہور اوست" یعنی تمام علامات صغریٰ ظاہر ہو چکی ہیں۔ اور دنیا و اہل دنیا میں ایک بڑا تغیر پیدا ہو گیا ہے۔ اسلام بہت ضعیف ہو گیا ہے۔ علم اٹھ گیا ہے۔ اور جہالت بڑھ گئی ہے۔ فسق و فجور بھی بہت ہو گیا ہے۔ بغض و حسد۔ محبت مال اور اسباب معیشت کی طلب حد سے بڑھ گئی ہے۔ اور یہ مہدی کے ظاہر ہونے کی علامتیں ہیں۔ اور اس سے آگے چل کر صاف الفاظ میں لکھا ہے۔ کہ "آنچہ باقی است ہمیں ظہور مہدی موعود است"۔ یعنی اور تو سب علامتیں پوری ہو چکی ہیں۔ بس اب مہدی موعود کا ظہور باقی رہ گیا ہے۔

تیرھویں صدی کے اخیر پر نہ صرف یہ کہ مسلمان علماء ہی یہ خیال کرتے تھے۔ کہ عنقریب امام مہدی ظاہر ہوں گے۔ بلکہ یہ عقیدہ عام طور پر تمام مسلمانوں میں مشہور ہو چکا تھا۔ کہ علامات ظہور مہدی کی پوری ہو چکی ہیں۔ لہٰذا اب بہت جلد امام مہدی ظاہر ہوں گے۔ سب کی آنکھیں مہدی موعود کے انتظار میں لگی ہوئی تھیں۔ ہر ایک ممبر سے عوام الناس کو یہ خوشخبری سنائی جاتی تھی۔ کہ مہدی عنقریب ظاہر ہونے والا ہے۔ اور ہر ایک مہدی موعود کے دیکھنے کے لئے اپنے اندر ایک خاص جوش پاتا تھا۔ غرضیکہ احادیث میں جن علامات کا ظہور مہدی کے آنے سے پہلے ضروری قرار دیا گیا تھا۔ وہ تیرھویں صدی کے اخیر تک پوری ہو چکی تھیں۔ اور مسلمانوں کا اس بات پر پختہ یقین اور ایمان تھا۔ کہ چودھویں صدی کے شروع میں مہدی کا ظہور ہوگا۔

امر دوم

دوسرا امر جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ مہدی کا زمانہ ظہور چودھویں صدی کا سر ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مندرجہ ذیل ارشاد ہے جس میں حضور نے مہدی کا زمانہ معین کرتے ہوئے صاف الفاظ میں فرمایا۔ الآیات بعد المائتین۔ یعنی علامات مقررہ بارھویں صدی کے بعد واقع ہونی شروع ہوں گی۔ چنانچہ اس حدیث کی تشریح بیان کرتے ہوئے مشہور محدث ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔ ویحتمل ان یکون اللام فی المائتین للعہد ای بعد المائتین بعد الالف وھو وقت ظہور المھدی (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۵ صفحہ ۱۸۵) یعنی اس حدیث کے یہ معنی بھی ہیں۔ کہ بارھویں صدی کے بعد علامات مقررہ ظاہر ہوں گی۔ اور مہدی کے ظہور کا بھی یہی زمانہ ہے۔ اسی طرح تحفہ اثنا عشریہ میں شاہ عبدالعزیز صاحب رح دہلوی نے شیعوں کا جواب دیتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ سنیوں کے نزدیک حدیث الآیات بعد المائتین کے مطابق مہدی علیہ السلام بارھویں صدی ہجری سے کچھ عرصہ بعد ظاہر ہوں گے یعنی تیرھویں صدی میں علامات ظاہر ہوں گی۔ اور اس کے بعد مہدی کا ظہور ہوگا۔ اس پر نواب صدیق حسن خاں صاحب حجج الکرامہ صفحہ ۳۹۴ میں لکھتے ہیں:۔ "بعض از مشائخ و اہل علم گفتہ اند کہ خروج او بعد از دوازدہ صد سال از ہجرت شود۔ ورنہ از سیزدہ صد تجاوز نہ کند۔" یعنی بعض اہل کشف بزرگوں اور علماء نے کہا ہے۔ کہ مہدی بارھویں صدی کے بعد آئیں گے۔ ورنہ تیرھویں صدی میں تو ضرور ہی آ جائیں گے۔ پھر صفحہ ۳۹۵ میں لکھتے ہیں۔ "چوں ایں قرن کہ در شمار جمل از سنین ہجرت وے صلعم سیزدہم است نود سال گذشتہ و مہدی در عالم ظاہر نشدہ بخاطر میرسد کہ شاید بر سر صد چہاردہم ظہور وے اتفاق افتد۔" یعنی موجودہ صدی میں سے جو ہجرت کی تیرھویں ہے۔ نوے سال گذر چکے ہیں۔ لیکن مہدی ابھی تک ظاہر نہیں ہوا۔ اس لئے خیال گذرتا ہے۔ کہ مہدی چودھویں صدی کے سر پر ظاہر ہوگا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہدی کے زمانہ ظہور کی علامات بیان کرنے پر ہی اکتفا نہیں کی۔ بلکہ اسے معین کر کے چودھویں صدی کا سر قرار دیا ہے۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ مذکورہ بالا حدیث کے مطابق تیرھویں صدی علامات صغریٰ کی تکمیل کے لئے ہے۔ اور چودھویں صدی کے ابتداء میں مہدی کا ظہور مقدر ہے۔

امر سوم

تیسرا امر جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ مہدی کی آمد کے لئے چودھویں صدی کا سر مقدر تھا۔ حدیث دارقطنی میں امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کی جو اکابر سادات اہل بیت میں سے تھے۔ مندرجہ ذیل روایت ہے۔ ان لمھدینا آیتین لم تکونا منذ خلق السموات والارض ینکسف القمر لاول لیلۃ من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منہ۔ یعنی مہدی کی دو نشانیاں ہیں جو پہلے کبھی واقع نہیں ہوئیں۔ رمضان کے مہینہ میں (چاند گرہن کی تاریخوں میں سے) پہلی تاریخ کو چاند گرہن ہوگا۔ اور اسی مہینہ میں (سورج گرہن کے دنوں میں سے) درمیانی تاریخ کو سورج گرہن ہوگا۔

یہ روایت مہدی کے زمانہ کی علامات میں اس قدر مشہور تھی۔ کہ ہر طبقہ کے لوگوں نے اسے مہدی کی نشانیوں میں سے بیان کیا ہے۔ چنانچہ حضرت مجدد الف ثانی نے اپنے مکتوبات میں اور حدیث الغاشیہ کے مصنف نے ۱۲۷۸ھ میں اور حافظ محمد صاحب ساکن لکھو کے ضلع لاہور نے جو ایک مشہور مصنف اور عالم گزرے ہیں۔ اپنی کتاب احوال الآخرۃ میں اس کا ذکر کیا ہے نیز علامہ شیخ مرعی رحمۃ اللہ علیہ

نے بھی اپنی کتاب فوائد الفکر فی المہدی المنتظر میں اس علامت کو مہدی کی علامات میں سے شمار کیا ہے۔ اور ان بزرگوں کے علاوہ بھی بہت سے علماء امت نے اس روایت کی تصدیق کی ہے۔ اور یہ پیشگوئی لفظ بلفظ رمضان شریف ۱۳۱۱ ہجری مطابق ۱۸۹۴ء میں پوری ہوئی چنانچہ تیرھویں رمضان کو جو چاند گرہن کی راتوں میں سے پہلی رات ہے۔ چاند گرہن ہوا۔ اور اٹھائیسویں رمضان کو جو سورج گرہن کی تاریخوں میں سے درمیانی تاریخ ہے۔ سورج گرہن ہوا۔

اور جب حدیث کے مطابق یہ علامت صرف امام مہدی کے زمانہ کے لئے ہی مقدر تھی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ مہدی کے ظہور کا زمانہ چودہویں صدی کا سر ہے۔ بلکہ اس سے یہ بھی تعیین ہو گئی۔ کہ سچے مہدی کا دعویٰ ۱۳۱۱ھ سے پیشتر دنیا میں شائع اور مشہور ہو جانا چاہیئے۔ تاکہ آسمان پر جب رمضان شریف کے مہینہ میں مقررہ تاریخوں پر سورج اور چاند کو گرہن لگے۔ تو اسے دیکھ کر دنیا کو معلوم ہو جائے کہ مہدی ظاہر ہو چکا ہے۔ اور وہ اسکی تلاش میں لگ جائیں۔ اس روایت میں ان لمھدینا اٰیتین (ہمارے مہدی کے دو نشان ہیں) کے الفاظ سے صاف طور پر یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ گرہن کی علامت مہدی کے ظہور پر واقع ہوگی۔

پس اے بھائیو! جب چودھویں صدی کا سر یعنی ۱۳۱۱ھ تک احادیث کی رو سے مہدی کا ظہور اور اس کے دعوے کا شائع ہو جانا ضروری تھا۔ تو اب آپ سوچیں۔ کہ وہ موعود کونسا ہے۔ جس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آج سے چودہ سو برس پیشتر خوشخبری دی تھی۔ اور جس کی صداقت پر ۱۳۱۱ھ میں روایت کے مطابق سورج اور چاند کو گرہن لگا۔ ایک سچے مومن کا دل تیرھویں صدی کے اختتام پر اور سورج اور چاند کو گرہن ہوتے دیکھکر فوراً مہدی کی تلاش کے لئے بیتاب ہو جانا چاہیئے اور اب تو چودھویں صدی کے ۶۴ سال گذر گئے ہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تو مہدی کے ظہور کے لئے چودھویں صدی کا شروع مقرر کیا ہو۔ اور وہ ابھی تک ظاہر نہ ہوا ہو۔

سو آپ کو بشارت ہو۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئیوں اور بشارات کے مطابق عین چودھویں صدی کے شروع میں مہدی معہود کا ظہور قادیان میں ہو چکا ہے۔ اور وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہیں۔ جنہوں نے وقت مقررہ پر خدا کی طرف سے مبعوث ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور جب آپ نے اپنے دعویٰ کی خوب اشاعت کر دی۔ تو خدا تعالےٰ نے آسمان پر ایک نشان ساری دنیا کو دکھلایا۔ جس کی تاریخ چودہ سو برس پیشتر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مقرر کر رکھی تھی۔ اس نشان کے پورا ہونے سے نہ صرف حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی صداقت ہی ظاہر ہوئی۔ بلکہ اس نبی کامل کی صداقت بھی روز روشن کی طرح ظاہر ہوئی۔ جس نے اس کے واقع ہونے کی پیش از وقت اطلاع دی تھی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ۔

پس اے عزیزو! یہ گھڑی جس میں سے تم گذر رہے ہو۔ نازک ہے۔ اور یہ مقام جہاں تم کھڑے ہو۔ خطرناک ہے۔ یہود نے وقت کو پایا۔ اور اس کی علامتیں بھی پہچانیں۔ پر حضرت مسیح علیہ السلام کو شناخت نہ کیا۔ اور ان کا انکار کر دیا۔ عیسائیوں نے بھی وقت اور اسکی علامتوں کو پہچانا۔ مگر فارقلیط (محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو نہ پہچانا۔ اور اب تک یہ دونوں قومیں راہ سے بھٹکی ہوئی ہیں۔ اور اب تم ہو۔ کہ وقت اور اسکی علامتوں کو دیکھ چکے ہو۔ اور پھر بھی آنے والے کا انکار کر رہے ہو۔ امامکم منکم (بخاری) یعنی وہ امام جو تم میں سے آنے والا تھا۔ آچکا۔ اور اس نے تمہیں ان الفاظ میں مخاطب کرتے ہوئے اپنی طرف بلایا ہے:-

"اے مسلمانو! اگر تم سچے دل سے حضرت خداوند تعالیٰ اور اس کے مقدس رسول علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہو۔ اور نصرت الٰہی کے منتظر ہو۔ تو یقیناً سمجھو۔ کہ نصرت کا وقت آگیا اور یہ کاروبار انسان کی طرف سے نہیں۔ اور نہ کسی انسانی منصوبہ نے اس کی بنا ڈالی ہے۔ بلکہ یہ وہی صبح صادق ظہور پذیر ہو گئی ہے۔ جس کی پاک نوشتوں میں پہلے سے خبر دی گئی تھی۔ خدا تعالیٰ نے بڑی ضرورت کے وقت تمہیں یاد کیا۔ قریب تھا۔ کہ تم کسی مہلک گڑھے میں جا پڑتے۔ مگر اس کے باشفقت ہاتھ نے جلدی سے تمہیں اٹھا لیا۔ سو شکر کرو۔ اور خوشی سے اچھلو جو آج تمہاری تازگی کا دن آگیا۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۱)

(راقم علی محمد اجمیری)

ہر احمدی اپنا عہد یاد کرے!

ہندوستان اور بیرون ہند کی جماعتوں کے لئے وعدوں کی تاریخ

"میں توجہ دلاتا ہوں۔ کہ دوست اپنا فرض ادا کریں۔ ہم جانتے ہیں۔ کہ اگر انسان مدد نہیں کریں گے۔ تو فرشتے مدد کریں گے۔ مگر کتنے بدقسمت ہوں گے وہ لوگ جنہوں نے میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اللہ تعالےٰ سے یہ عہد باندھا تھا۔ کہ دین کو دنیا پر مقدم کرینگے مگر جب عمل کا وقت آیا۔ تو وہ پیچھے ہٹ گئے۔ بیعت کے لئے کسی نے مجبور نہیں کیا تھا۔ بلکہ انہوں نے اپنی سرخروئی کے لئے خدا تعالےٰ سے یہ عہد باندھا تھا۔ اگر وہ میری آواز کو سنکر قربانی نہیں کریں گے۔ تو وہ اللہ تعالیٰ سے بدعہدی کرنے والے ہوں گے۔ کیونکہ انہوں نے میرے ہاتھ پر دراصل اللہ تعالےٰ سے وعدہ کیا تھا۔"

ہر وہ احمدی جو حضور کے اس ارشاد کو پڑھے وہ یہ دیکھے۔ کہ میرے امام نے جو تحریک جدید کے لئے قربانیوں کا مطالبہ کیا ہے۔ جس میں ایک حصہ مالی جہاد کا ہے۔ کیا میں اس آواز پر لبیک کہہ چکا ہوں۔ اگر نہیں۔ تو وہ اپنے اس اقرار کو یاد کرے۔ جو اس نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا اللہ تعالیٰ سے کیا۔ اور پیشتر اس کے کہ تحریک جدید کے بارھویں سال کے وعدوں کی آخری تاریخ ۱۰ مارچ آئے۔ وہ اپنا وعدہ اپنے امام کے حضور پیش کر چکا ہو۔ تا وہ بدعہدی کرنے والا نہ ہو۔ بلکہ قربانیوں کے ذریعہ اللہ تعالےٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والا ہو۔ اگر اس نے اب تک کسی نہ کسی وجہ سے اس جہاد میں حصہ ہی نہیں لیا۔ مگر اب اللہ تعالیٰ نے اسکو توفیق بخشی ہے۔ تو وہ تحریک جدید کے دفتر دوم کے سال دوم میں کم سے کم اپنی ایک ماہ کی آمد کا نصف حصہ دیکر شامل ہو جائے۔ یاد رہے۔ کہ "مومن کا اخلاص ہر مصیبت اور ہر مشکل کے وقت اس کے کام آتا ہے۔ وہ کسی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرتا۔ خواہ وہ اس کے سامنے کسی شکل میں ہی کیوں نہ پیش ہو" پس اگر آپ کو مشکلات بھی ہیں۔ تو مومنانہ شان سے ان کا مقابلہ کرتے ہوئے تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل ہو کر رضا الٰہی حاصل کریں۔

واضح رہے کہ بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتوں کے لئے وعدوں کی آخری تاریخ ۳۰ اپریل ہے۔ جس طرح ہندوستان کی اکثر جماعتوں نے قابل تعریف قربانی اپنے امام کے حضور پیش کی ہے۔ اسی طرح بیرون ہند کی جماعتیں بھی پیش کریں گی۔ جیسا کہ کسومو مشرقی افریقہ و عدن کی جماعتوں کے وعدوں کے نمونہ سے ظاہر ہے۔ اس ہفتہ میں امریکہ سے سید عبد الرحمٰن صاحب نے جو پہلے سال سے لیکر دسویں سال تک اضافہ فرماتے رہے تھے۔ اور دسویں سال میں انہوں نے نمایاں اضافہ کیا تھا۔ پھر گیارھویں سال میں دسویں سال پر بھی اضافہ کیا۔ اب بارھویں سال میں انہوں نے گیارھویں سال کے ۸۰۷ ڈالر پر اضافہ کر کے ۸۳۳ ڈالر کا وعدہ ہی نہیں کیا۔ بلکہ اس کے ساتھ چیک بھی ارسال کر دیا ہے۔ سید عبد الرحمٰن صاحب کے چندہ کی تفصیل یہ ہے:-

ان کا اپنا چندہ	۵۱۵	ڈالر
ان کے گھر والوں کا چندہ	۹۰	"
ان کے والد صاحب مرحوم کی طرف سے	۹۰	"
ان کی والدہ صاحبہ مرحومہ کی طرف سے	۹۰	"
ان کے چھ بچوں کی طرف سے	۴۸	"
	۸۳۳ ڈالر = ۲۷۳۲ روپیہ	

پس بیرون ہند کی وہ جماعتیں جن کے وعدے ابھی تک موصول نہیں ہوئے۔ مثلاً مشرقی افریقہ کی جماعتیں اور وہ فوجی احباب جو فوجی خدمات پر ہیں۔ وہ نہ صرف بارھویں سال کے وعدوں کی فہرستیں ہی شاندار اور قابل تعریف اضافوں کے ساتھ اپنے امام کے حضور پیش کریں۔ بلکہ ہر جماعت ہر اس احمدی کو جس نے تحریک جدید کے جہاد میں اب تک حصہ نہیں لیا حضور کے خطبات اور ارشادات سنا کر تحریک کرے۔ کہ وہ بھی دفتر دوم کے جہاد میں شامل ہوں۔ (فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

کیا تیسری عالمگیر جنگ قریب ہے

اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ کہ امریکن مبصر ڈائیبو پرس کا کہنا ہے۔ کہ روس اپریل میں ٹرکی پر حملہ کر دے گا۔ اور یہ تیسری عالمگیر جنگ کا آغاز ہو گا۔ ایک اور سیاسی مبصر رانسٹر ونچل نے اعلان کیا ہے۔ کہ تیسری عالمگیر جنگ ایک طرح سے شروع ہو چکی ہے ایک طرف برطانیہ اور اس کے حلیف ہیں۔ دوسری طرف روس۔ گو یہ قیاسات ہیں۔ مگر ان لوگوں کے ہیں۔ جو مابین الاقوامی سیاسی صورت حالات کو نہایت غور و تدبر سے دیکھنے کی مشق رکھتے ہیں۔ اس لئے بعید نہیں کہ اقوام عالم میں جو باہمی کشمکش اور آپس کی چپقلش پائی جاتی ہے وہ مبدل بہ جنگ بے درنگ ہو جائے۔ الہامی کتب اور بالخصوص قرآن مجید اور پھر اس زمانہ کے مامور من اللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات (دیکھو ازالہ اوہام) میں بھی اس امر کی خبر بصراحت تمام و بہ وضاحت تام و بہ تیقن مالا کلام پائی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے سورۃ المطففین کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ

یہ چند آیات ہیں۔ مگر ان چند آیات میں ہی چار جگہ کلّا استعمال کیا گیا ہے۔ میں بتا چکا ہوں کہ کلّا کے معنے ردع و زجر کے ہیں۔ پس کلّا کا جو تکرار ہے۔ اس میں شدت عذاب کی طرف اشارہ ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے مسیحیوں کی نسبت فرمایا تھا۔ کہ فمن یکفر منکم فانی اعذبہ عذاباً لا اعذبہ احداً من العالمین (مائدہ ع ۱۵) یعنی جب حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنی قوم کے لئے مائدہ مانگا۔ تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ میں دے تو دوں گا۔ مگر اس نعمت کا انکار نہایت خطرناک نتائج پیدا کرنے والا ہو گا......

چونکہ سورہ مائدہ میں مسیحی اقوام کو دنیوی ترقیات عطا کرنے کا وعدہ تھا۔ اور پھر اس کے ساتھ ہی یہ خبر تھی۔ کہ اگر انہوں نے کفر کی طرف رجوع کیا۔ تو میں ان پر عذاب نازل کروں گا۔ جو دنیا میں کسی قوم پر نازل نہیں ہوا۔ اس لئے یہاں کلّا کا تکرار اسی عذاب شدید کی طرف اشارہ کرنے کے لئے کیا گیا ہے...... اس تکرار پر غور کرنے سے ایک اور بات بھی معلوم ہوتی ہے۔ کہ یہاں تین دفعہ کلّا کفر کے ذکر کے بعد آتا ہے۔ اور ایک دفعہ مومنوں کے ذکر سے پہلے ہے۔ اس میں اس طرف بھی اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ تین جھٹکے عیسائیت کی تباہی کے لئے لگیں گے۔ اور چوتھا جھٹکا اسلام کے قیام کا موجب ہو گا۔ بظاہر جہانتک عقل کام دیتی ہے یہی معلوم ہوتا ہے کہ پہلی جنگ عظیم جو ۱۹۱۸ء میں ختم ہوئی پہلا جھٹکا تھا۔ جو عیسائیت کو لگا۔ اب دوسری جنگ جو شروع ہے یہ دوسرا جھٹکا ہے۔ اس کے بعد ایک تیسری جنگ عظیم ہو گی جو مغرب کی تباہی کے لئے تیسرا اور آخری جھٹکا ہو گا۔ اس کے بعد ایک چوتھا جھٹکا لگے گا۔ جس کے بعد اسلام اپنے عروج کو پہنچ جائے گا۔"

(اب سے ایک سال پیشتر کا ارشاد)

پس مندرجہ بالا تشریح کلام اللہ سے واضح بے اشتباہ ہے۔ کہ تیسری عالمگیر دہولہ انگیز نمونہ قیامت جنگ کا ہونا تو ازل سے مقدر ہے۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا ہے ربّ اخّر وقت ھذا اور اس کا جواب بھی مل چکا ہے کہ اخّرہ اللہ الیٰ اجل مسمّی۔ پس اگر دنیا کے لوگ انابت الی اللہ اور استغفار و اصلاح نفس سے کام لیں۔ اور اپنی حالت میں نمایاں پاک تبدیلی کر لیں۔ خدا تعالےٰ کے حضور جھک جائیں۔ تو یہ بلا وقت معلوم تک حسب توبہ و قدر انابت تاخیر میں پڑ سکتی ہے۔ کیا کوئی سعید روح ہے جو خشیۃ اللہ کو اپنے قلب پر مستولی کر کے اپنا اور اپنے رفقاء کا بھلا کر سکے۔ اور سب کو تباہی سے بچائے۔ وما کان اللہ معذبھم وھم یستغفرون۔ باقی رہا اسلام کا غلبہ سو وہ تو ایک اور ایک دو کی مانند یقینی ہے جو ہو کر ہی رہے گا۔

الملک عفا اللہ عنہ

برائے توجہ مجالس خدام الاحمدیہ

حضرت امیر المومنین المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہٗ و اطلع شموس طالعہ نے خطبہ جمعہ فرمودہ یکم مارچ ۱۹۴۶ء میں احباب جماعت کو اصلاح نفس اور اشاعت دین کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی ہے۔ اشاعت دین کا حقہ کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لائے ہوئے علمی اور روحانی ہتھیاروں سے مسلح ہوں۔ صداقت احمدیت کے سب دلائل ہمیں اچھی طرح سے یاد ہوں۔ مخالفین کے اعتراضات کا ہم کافی و شافی جواب دے سکیں۔ اس غرض کے لئے مجالس خدام الاحمدیہ کے سال رواں کے پہلے تین امتحانوں کے لئے کتاب "تبلیغ ہدایت" مصنفہ صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے مقرر کی گئی۔ امتحان کے لئے جو انشاء اللہ جون کے شروع میں ہو گا۔ پہلے ۱۲۵ صفحات بطور نصاب مقرر کئے جاتے ہیں۔

دوسرا امتحان اگست کے نصف میں ہو گا اور تیسرا شروع نومبر میں۔ پہلے امتحان کی تاریخ کا بعد میں اعلان کر دیا جائے گا۔

اراکین مجلس خدام الاحمدیہ کا فرض ہے۔ کہ وہ فوری طور پر اس کتاب کا مطالعہ شروع کر دیں۔ اور تینوں امتحانوں کے لئے باقاعدگی کے ساتھ ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ (اس کا بہترین طریق یہ ہے کہ کتاب پڑھتے پڑھتے ساتھ ساتھ اس کے مختصر نوٹ لیتے جائیں) اس طرح ایک تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرمان کہ طلب العلم فریضۃ علےٰ کل مسلم ومسلمۃ کو پورا کریں۔ دوسرے اشاعت دین کی جنگ میں اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کلام کے ہتھیاروں سے مسلح کریں۔

تمام قائدین کرام و زعماء کرام کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ اراکین سے فی نسخہ ایک روپیہ تین آنہ محصول ڈاک وصول کر کے مجموعی طور پر کتاب صیغہ نشر و اشاعت قادیان سے براہ راست منگوا لیں۔ انفرادی طور پر منگوانے سے سستی کا اندیشہ ہے۔ امیدواران کی فہرستیں جلد شعبہ ہذا کو ارسال کر دیں۔

مہتمم تعلیم

نمائندگان کے انتخاب کی اطلاع کے ساتھ

ضروری تصدیقات ضرور بھیجیں

جماعتیں اپنے نمائندگان کے انتخاب کی اطلاع مجھے بھجواتے وقت مندرجہ ذیل دو تصدیقات ضرور ہمراہ بھیجیں۔ ان ہر دو تصدیقات کے بغیر ٹکٹ نمائندگی جاری نہیں کیا جائے گا۔

(۱) پریذیڈنٹ یا امیر جماعت کی طرف سے یہ تصدیق۔ کہ فلاں صاحب (نام لکھا جائے) کو جماعت کے اجلاس عام نے متفقہ طور پر یا بکثرت آراء (جیسی صورت ہو) امسال مجلس مشاورت کے لئے نمائندہ منتخب کیا ہے۔

(۲) سیکرٹری مال کی طرف سے یہ تصدیق کہ فلاں صاحب جن کو امسال مجلس مشاورت کیلئے نمائندہ منتخب کیا گیا ہے۔ کے ذمہ چندہ کا کوئی بقایا نہیں ہے۔

نوٹ:۔ بقایا دار نظارت بیت المال کے قواعد کی رو سے وہ ہے۔ جس نے شہری جماعت کا فرد ہونے کی صورت میں تین ماہ کا۔ اور زمیندارہ جماعت کا فرد ہونے کی صورت میں ایک سال کا چندہ ادا نہ کیا ہو۔ سیکرٹری مجلس مشاورت

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق "مینجر الفضل" کو مخاطب کیا جائے۔ نہ کہ ایڈیٹر کو

چندہ جلسہ سالانہ

جماعتہائے لاہور سے دسمبر میں اور دوسری شہری جماعتوں سے جنوری ۱۹۴۶ء میں چندہ جلسہ سالانہ کے انفرادی بجٹ اور وصولی کی رپورٹیں طلب کی گئی تھیں۔ بعد ازاں اس کے متعلق یاددہانیاں بھی کرائی گئیں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ اب تک ذیل کی جماعتوں کی طرف سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ عہدیداران متعلقہ کو چاہیئے۔ کہ خاص توجہ فرما کر مطلوبہ رپورٹیں جلد مرتب کر کے ارسال فرمائیں۔

حلقہ لاہور	شور کوٹ	فیروزپور چھاؤنی	کنری
سول لائن	خوشاب	موگہ	کوئٹہ
نیلا گنبد	بھیرہ	زیرہ	روہڑی
مسلم ٹاؤن	شاہ پور صدر	پٹی	آگرہ
دہلی دروازہ	گجرات	جالندھر شہر	علی گڑھ
سلطان پورہ	لالہ موسیٰ	جالندھر چھاؤنی	سہارنپور
کوچہ چابک سواراں	کھاریاں	کپورتھلہ	ڈیرہ دون
گڑھی شاہو	جہلم	بنگہ	لکھنؤ
توپ خانہ بازار	چکوال	لدھیانہ	شاہجہان پور
احمدیہ ہوسٹل	راولپنڈی	مالیر کوٹلہ	الہ آباد
باغبانپورہ	کیمل پور	پٹیالہ	کانپور
مزنگ	میانوالی	سامانہ	بھاگل پور
گنج	ایبٹ آباد	سنور	مونگھیر
گورداسپور	مانسہرہ	انبالہ شہر	رانچی
سمبڑیال	پشاور	شملہ	جمشید پور
سیالکوٹ چھاؤنی	مردان	دہلی	پٹنہ
ڈسکہ	کوہاٹ	جموں	خان پور ملکی
پسرور	بنوں	سری نگر	سونگھڑہ
نارووال	ڈیرہ اسماعیل خاں	گلگت	کیرنگ
امرتسر	ملتان	منصوری	کلکتہ
شیخوپورہ	بہاول پور	میرٹھ	پراونشل بنگال
گوجرانوالہ	بہاول نگر	کراچی	جبل پور
وزیر آباد	مظفر گڑھ	نواب شاہ	بمبئی
حافظ آباد	منٹگمری	نسیم آباد مرزا فارم	پونا
لائل پور	صدر گوگیرہ	محمود آباد فارم	یادگیر
گوجرہ	اوکاڑہ	محمود آباد اسٹیٹ	مدراس
ٹوبہ ٹیک سنگھ	عارف والہ	محمد آباد اسٹیٹ	
جھنگ شہر و مگھیانہ	فیروز پور شہر	نصرت آباد اسٹیٹ	

ناظر بیت المال قادیان

ملازمت کے لئے موزوں موقعے

صوبہ بہار کے ایک معزز احمدی دوست کو دو کمپونڈروں کی فوری ضرورت ہے۔ جو لائسنس ہولڈر ہوں۔ برائے پرائیویٹ ڈسپنسری بمقام مظفر گڑھ۔ اسی طرح ایک تجربہ کار کلرک کی ضرورت ہے۔ جو انگریزی اور اردو جاننے والا ہو۔ اور ڈسپنسری مذکور کا حساب کتاب رکھ سکے۔ نیز انہی صاحب کو ایک معلم اور کلرک کی ضرورت ہے۔ جو سات برس کے بچے کو دینیات۔ اردو۔ انگریزی۔ اور حساب وغیرہ کی ابتدائی تعلیم دے سکے۔ اور ساتھ ہی کاشتکاری اور زمینداری کام کے حساب سے واقف اور اس کی نگرانی بھی کر سکے۔

(۲) سہارنپور میں ایک احمدی دوست کو ایک باورچی کی ضرورت ہے۔ جو دیسی کھانا پکانا جانتا ہو۔ تنخواہ ۲۵/ روپیہ ماہوار مع خوراک ہوگی۔ اگر باورچی۔ ایماندار محنتی اور ہوشیار ہوگا۔ تو تنخواہ زیادہ بھی دی جا سکتی ہے۔

(۳) ایک جگہ ریفریشمنٹ روم میں ایک مینیجر کی فوری ضرورت ہے جو Catering کے کام سے خاص طور پر واقف ہو۔ اور ایماندار ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی اور ہر طرح کی سہولت بہم پہنچائی جائے گی۔

(۴) چند Qualified کمپونڈروں کی فوری ضرورت ہے۔ جو باقاعدہ سند یافتہ ہوں۔ محض ڈاکٹروں کے سارٹیفکیٹ کہ انہوں نے ہمارے ہاں کام کیا قابل قبول نہیں۔ نیز ایک ایسے کلرک کی ضرورت ہے جو اس کام کو چلا سکے۔ اگر تجربہ نہ ہوگا۔ تو چند دنوں تک کام سکھا دیا جائے گا۔

(۵) صدر انجمن احمدیہ کے ایک دفتر میں چند کلرکوں کی فوری ضرورت ہے۔ اسامیاں مستقل اور ترقی والی ہیں۔

خواہشمند دوست اپنی درخواستیں نظارت ہذا کے پتہ پر مع تصدیق امیر جماعت فوراً بھیج دیں۔ ان سب اسامیوں کے متعلق تفصیلات بذریعہ خط و کتابت نظارت ہذا سے معلوم کر لیں۔

ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

پنڈت لیکھرام کا حادثہ قتل

جو وید ہیں حقیقی ان کی کتھا یہی ہے — کاذب ہلاک ہوگا ان میں لکھا یہی ہے
مرد خدا کے آگے دم مارنا خودی کا — دم توڑنا ہے اپنا قہر خدا یہی ہے
شامت نہیں ہے ٹلتی ہونی نہیں بدلتی — کاٹے گا جیسا بویا ہوتا سدا یہی ہے
وہ لیکھ جو کہ لکھا ہو رام نے کسی کا — ہوگا ضرور پورا ہوتا رہا یہی ہے
قاتل کا ہے بہانہ جھوٹا ہے یہ فسانہ — تھی تیغ آسمانی عقدہ کھلا یہی ہے
کچھ بھی مرا کسی پر شکوہ گلہ نہیں ہے — اپنے کئے کا بدلہ مجھ کو ملا یہی ہے
دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ کی دعائیں — جو تھا نشان مانگا وہ برملا یہی ہے
ہے رونا دھونا بالکل بے سود اب کسی کا — خود موت مانگنے کا ہوتا صلہ یہی ہے
ہر سال کا سیاپا کر دیگا یاد تازہ — اس دور کے کرشنا کا معجزہ یہی ہے
اس معجزہ سے لیکن کوئی سبق نہ سیکھا — شیوہ تمہارا اب تک پایا گیا یہی ہے
اے قادیاں کے منکرو ناحق شناس پیارو — کیا اب وطن تمہارا پہلے جو تھا یہی ہے
گمنام تھا یہ پہلے ویران تھا یہ پہلے — مشہور دو جہاں میں اب ہو گیا یہی ہے
دم سے مسیح دوراں کے یہ تمہاری بستی — گمراہ تھی جو پہلے اب رہنما یہی ہے
اس کا منارہ ابیض فوارہ نور کا ہے — بھٹکے ہوؤں کو رستہ دکھلا رہا یہی ہے
اب قادیاں تمہارا ہے مرجع خلائق — اور منبع ہدایت بھی بن گیا یہی ہے
احسان میرزا کے ہیں بے شمار صابر — پر مانتے نہیں وہ بس ماجرا یہی ہے

فیض علی صابر

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کیجاتی ہیں۔ تاکہ کسی کو اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے:-

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۹۲۸۹:- منکہ محمود خان ولد باگھے خان قوم راجپوت پیشہ تجارت عمر ۶۰ سال بیعت خلافتِ اولیٰ ساکن سکھانند ڈاکخانہ سمالہ ضلع فیروزپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲-۲-۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ ۵ گھماؤں اراضی موضع سریا والہ علاقہ فرید کوٹ میں ہے۔ جس میں ۱/۲ حصہ میرا ہے۔ جس کی قیمت ۲۰۰/- روپیہ ہے۔ ایک مکان خام و پختہ واقعہ موضع سکھانند ہے۔ قیمتی ۵۰۰/- روپیہ معہ مکان پختہ واقعہ اسلام آباد موگا قیمتی ۴۰۰/- امیر اگذارہ اس وقت خرید فروخت چمڑا پر ہے۔ جس کی آمد مقرر نہیں اندازاً دس روپے ہے۔ لہذا اس تمام جائیداد اور آمد مندرجہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:- محمود خان: گواہ شد محمد ابراہیم بقلم خود دیسر موصی گواہ شد بشیر احمد پوتا موصی

نمبر ۹۲۷۳:- منکہ ولی بخش ولد حاجی عمر صاحب قوم مرزائی پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال بیعت ۱۹۲۲ء ساکن دیہہ نصرت آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ مفضل بھمبر دھرگی کر سندھ صوبہ سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲-۲-۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد ایک گھوڑی قیمتی ۳۲۵/- روپیہ ایک بیل قیمتی ۱۲۰/- روپے۔ اور ماہوار تنخواہ ۳۰/- ہے۔ لہذا میں اس جائیداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں نیز میری جو جائیداد میری وفات کے بعد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:- ولی بخش موصی: گواہ شد:- پیر بشیر احمد ہاشمی نصرت آباد اسٹیٹ گواہ شد:- بشیر احمد اسسٹنٹ منیجر نصرت آباد اسٹیٹ

ضرورت ہے

سندھ میں ایک معزز رئیس کو اپنی دو لڑکیوں کی تعلیم کے لئے ایک ایسے معلم کی ضرورت ہے۔ جو پرائمری اور مڈل کی تعلیم دے سکے تنخواہ تیس روپے ماہوار علاوہ کھانا۔ سندھ جانے کا کرایہ بھی دیا جائیگا۔ خواہشمند احباب اپنی درخواست جس میں عمر تعلیم اور قابلیت کا اظہار ہو بتصدیق چال چلن و قابلیت امراء و پریزیڈنٹ صاحبان جماعت مقامی

کیا آپ کو معلوم ہے؟

— کہ زندہ قوموں کو اپنی ضروریات کیلئے غیروں کے دستِ نگر نہ ہونا چاہیئے

— کہ صنعت و حرفت اور تجارت کے بل بوتے پر مغربی اقوام دنیائے سیاست پر چھا گئی ہیں

— سیدنا حضرت فضلِ عمر امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریکِ جدید کے صنعتی اور تجارتی ادارے قائم فرما کے جماعت احمدیہ کی عظیم الشان ترقی کی بنیاد رکھ دی ہے

پس ہر احمدی کا فرضِ عین ہے۔ کہ جماعت کے صنعتی اور تجارتی اداروں کو کامیاب بنانے کیلئے ہر ممکن سعی کرے۔ میدانِ صنعت میں اس وقت تحریکِ جدید کا ایک کامیاب ادارہ "آئرن میٹل مینو فیکچرنگ کمپنی قادیان" کے نام سے موسوم ہے۔ ابتداءً اس کارخانہ میں نہایت کارآمد پائیدار اور خوش وضع تالے بنائے جا رہے ہیں۔ بناوٹ کی خوبی اور قیمت کی ارزانی کے لحاظ سے موجودہ وقت کے بہترین تالے ہیں۔ عمدگی کے لحاظ سے ہمارے مارکیٹ میں اول نمبر ہیں۔ اور بہت پسند کئے جاتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کو بالخصوص ان تالوں کے استعمال کا فروغ دینا چاہیئے۔ ہر احمدی گھر میں تحریک جدید کا امکومائی۔ لاگ (تالا) استعمال ہونا چاہیئے

تھوڑے سرمایہ سے کام کرنے کی خواہش رکھنے والے احباب اِن تالوں کی تجارت سے بہت فائدہ حاصل کر سکتے ہیں:-

ایجنسی کے خواہشمند اصحاب منیجر آئرن میٹل مینو فیکچرنگ کمپنی قادیان

سے براہِ راست خط و کتابت کریں

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لاہور ۵ر مارچ۔ پنجاب اسمبلی کی کانگرس [illegible] پارٹی کی نوتشکیل وزارت کیبنٹ چھ وزراء پر مشتمل ہوگی۔ تین وزراء یونینسٹ پارٹی کے۔ دو کانگرس کے اور ایک پنتھک پارٹی کا ہوگا۔ ملک خضر حیات خاں ٹوانہ وزیر اعظم بنائے گئے ہیں۔ ڈپٹی سپیکر شپ کے لئے کانگرس نامزد کریگی۔ پارلیمنٹری سیکرٹری کانگرسی ہونگے۔

دہلی ۵ر مارچ۔ ہندوستان سے سمجھوتہ کرنے کے لئے برطانوی وزارت کا مشن آرہا ہے جو ۱۸ر مارچ کو لنڈن سے روانہ ہوگا۔

ماسکو ۵ر مارچ۔ وزیر اعظم ایران نے ایک انٹرویو میں انکشاف کیا کہ روسی گورنمنٹ کے نمائندوں سے ان کی بات چیت دوستانہ فضاء میں ہوئی ہے۔ اگرچہ مشکلات سے پر تھی۔ وزیر اعظم نے مزید بتایا۔ کہ اگر آخری مرحلہ پر بھی کوئی تصفیہ نہ ہوا۔ تو مجھے خالی ہاتھ واپس جانا پڑے گا۔

لاہور ۵ر مارچ۔ ملک خضر حیات خاں نے ایک پریس انٹرویو میں پنجاب اسمبلی میں کولیشن پارٹی کے قیام کے متعلق کہا۔ کہ اس کولیشن میں پنجاب اسمبلی کی کانگرس پارٹی پنتھک پارٹی اور یونینسٹ پارٹی کے علاوہ کچھ انڈیپنڈنٹ ممبروں نے بھی شامل ہونا منظور کر لیا ہے۔ کولیشن میں شامل ہونے والی تمام پارٹیاں لیجسلیچر سے باہر اپنی انفرادی پوزیشن کو قائم رکھیں گی۔ کولیشن صرف ایک متفقہ اقتصادی پروگرام کی بناء پر صوبہ کے نظم و نسق کو چلانے کے لئے بنائی گئی ہے۔ اس کا دائرۂ عمل صوبائی حلقہ سے باہر نہ ہوگا۔ اور کولیشن کے ہر گروپ کو ہندوستان کے آئندہ آئین کے متعلق اپنی آزادانہ رائے رکھنے کا حق ہوگا۔

ماسکو ۵ر مارچ۔ معلوم ہوا ہے۔ ایٹم بم کا راز فاش ہونے کے متعلق حکومت کینیڈا کی طرف سے جو تفتیشی کمشن مقرر ہوا تھا۔ اس نے وزیر اعظم مسٹر میکنزی کنگ کو اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے۔ روسی ایجنٹوں کی ان پراسرار سرگرمیوں کے انکشاف سے سیاسی حلقوں میں سنسنی پھیل گئی ہے۔ جس کا بین الاقوامی تعلقات پر گہرا اثر پڑنے کا احتمال ہے۔

نئی دہلی ۵ر مارچ۔ محکمہ ڈاک اور تار اور اس کے ملازمین میں تنخواہوں کے متعلق سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ اور اب وہ ہڑتال نہیں ہوگی۔ جس کے لئے نوٹس دیا گیا تھا۔

لنڈن ۵ر مارچ۔ آرتھر ہینڈرسن نائب وزیر ہند نے آج ہاؤس آف کامنز میں اعلان کیا۔ کہ برطانیہ انڈونیشیا سے فی الفور فوجیں ہٹانا شروع کرنے والا ہے۔

اوٹاوا ۵ر مارچ۔ آج کینیڈا کے وزیر اعظم نے سرکاری طور پر اس امر کا اعلان کر دیا ہے۔ کہ روس نے کینیڈا میں اٹامک انرجی کا راز حاصل کرنے کے لئے جاسوسوں کا جال بچھایا۔ روسی سفارت خانہ کے بعض ملازموں نے ماسکو کے زیر ہدایت اس قسم کے اقدامات کئے۔

لنڈن ۵ مارچ۔ برطانیہ فرانس اور امریکہ نے ایک مشترکہ بیان میں سپین سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ اگر وہ ان سے دوستانہ تعلقات قائم رکھنا چاہتا ہے۔ تو فلنگسٹ پارٹی توڑ دو اور فرانکو کی حکومت ختم کر دو۔

پیرس ۵ر مارچ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ فرانس اور برطانیہ نے فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ وہ ۳۰ر اپریل تک شام سے اپنی فوجیں مکمل طور پر نکال لینگے۔ ۱۱ر مارچ سے فوجوں کا اخراج شروع کر دیا جائیگا۔ ڈیلیگیشن اب لبنان سے فوجیں نکالنے کے پروگرام پر غور کر رہا ہے۔

ملتان ۵ر مارچ۔ ملتان کے نواب سر مرید حسین قریشی نے مسلم لیگ پارٹی میں شمولیت کا اعلان کر دیا ہے۔

لاہور ۵ر مارچ۔ آزاد ہند فوج کے کیپٹن برہان الدین کی ہیبس کارپس کی درخواست لاہور ہائی کورٹ نے خارج کر دی تھی۔ اب اس فیصلہ کے خلاف فیڈرل کورٹ میں اپیل دائر کی گئی ہے۔ جس میں اس قانونی نکتہ کو چیلنج کیا گیا ہے۔ کہ چونکہ موصوف ریاستی باشندے ہیں۔ اس لئے کورٹ مارشل ان کے خلاف مقدمہ کی سماعت نہیں کر سکتا۔ اس مقدمہ میں مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی پیش ہوں گے۔

عدن ۴ر مارچ۔ دولت متحدہ امریکہ کا ایک وفد عنقریب یمن جائے گا۔ تاکہ وہاں اقتصادی امکانات کا مطالعہ کرے۔ حکومت امریکہ کے نمائندے نے جلالت الامام یحییٰ فرمانروائے یمن کی خدمت میں حاضر ہو کر تجارتی مراعات حاصل کرنے کے لئے بات چیت کی۔

لنڈن ۶ مارچ۔ آج دارالعوام میں ہندوستان کے موجودہ مسائل کو زیر بحث لایا گیا۔ اور برطانوی وفد نے ہندوستان کے مسائل کے عینی مشاہدات کا ذکر کیا۔ پاکستان اور قحط پہ خاص طور پر بحث کی گئی۔

ماسکو ۶ مارچ۔ ایران کے وزیر اعظم نے آج ایک بیان میں بتایا۔ یہ غلط ہے۔ کہ گفتگو کے بعد روسی حکومت سے کوئی سمجھوتہ کر دیا گیا ہے۔ سمجھوتہ کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ میرا کام گفت و شنید کر کے اپنی حکومت کو حالات سے مطلع کرنا ہے۔

لاہور ۶ مارچ۔ مولانا ابوالکلام آزاد آج بذریعہ ہوائی جہاز پشاور روانہ ہو گئے۔

الہ آباد ۵ مارچ۔ کل پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ ایسی خبریں موصول ہو رہی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ والیان ریاست نے اپنی ریاستوں میں شہری لوگوں کے حقوق غصب کرنے شروع کر دئیے ہیں۔ اگر یہ سچ ہے۔ تو انہوں نے اپنے وعدہ کا ایفا نہیں کیا۔ یہودیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ یہودی پہلے بھی مصائب میں مبتلا تھے۔ اور اب بھی آفات کے شکار ہیں۔ اور مارے مارے پھر رہے ہیں دوسروں کے حقوق تلف کئے بغیر ان کی اعانت کی جائے۔

دہلی ۶ مارچ۔ آج ایک بیان میں فوج سے ڈسچارج ہونے والوں کے متعلق کہا گیا۔ کہ ان میں سے ۵ لاکھ سپاہی زراعت کے کام میں لگ جائیں گے۔ ۲½ لاکھ کے قریب ٹیکنیکل کاموں کی طرف توجہ دیں گے اور ۲½ لاکھ کے قریب مختلف محکموں میں کلرک بننا پسند کریں گے۔

نئی دہلی ۶ مارچ۔ کلکتہ ڈولی ریلوے سٹیشن پر گاڑیوں کے تصادم کے حادثہ پر بحث کرنے کے لئے سنٹرل اسمبلی میں آج تحریک التواء پاس ہو گئی۔

ماسکو ۶ مارچ۔ امریکی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ ٹرکی امریکہ سے ایک کروڑ ڈالر کا سامان جنگ خرید رہا ہے۔ ٹرکی کے ایک اخبار کے حوالے سے بتایا جاتا ہے۔ کہ ٹرکی کا ایک وفد عنقریب عازم مصر ہوگا۔ جہاں اسلحہ جات خریدے جائیں گے۔

لنڈن ۵ مارچ۔ لنڈن کے موجودہ صدی کے بہترین جرنلسٹ مسٹر اے جی گارڈنر جو ۱۹۰۲ء سے ۱۹۱۹ء تک ڈیلی نیوز کے مدیر رہ چکے ہیں۔ ۳ مارچ ۱۹۴۶ء کو راہئ ملک عدم ہوئے۔ آپ کی عمر اس وقت ۸۰ سال تھی۔

لنڈن ۵ مارچ۔ برطانوی دارالعوام میں وزیر اعظم برطانیہ نے تقریر کرتے ہوئے ہندوستان میں امن بحال کرنے کی ضرورت پہ زور دیا۔ تاکہ وہاں کا موجودہ عارضی سیاسی دور نہایت پر امن ماحول میں ختم ہو جائے۔ وزیر اعظم نے بتایا کہ اس سال کے اواخر تک برطانوی فوج کی کل تعداد گیارہ لاکھ کر دی جائے گی۔ وزیر اعظم نے کہا۔ میں اس ایوان سے یہ حقیقت مخفی نہیں رکھنا چاہتا۔ کہ دنیا کے کسی نہ کسی حصہ میں ہر وقت ہی حالات خراب ہو جانے کے امکانات موجود رہیں گے۔ کل اگر کہیں حالات خراب ہو جائیں تو ہمیں ایوان سے مزید فوجوں اور اخراجات کا مطالبہ کرنا پڑے گا۔ برطانیہ نے ابھی دنیا کے ہر حصہ میں قیام امن کے فریضہ سے عہدہ برا ہونا ہے۔

امرتسر ۵ مارچ۔ کل رات کٹڑہ جیمال میں لالہ سکھ راج صراف کے ہاں ڈاکوؤں نے نقب لگائی۔ بیشمار جواہرات سونا اور دو لاکھ کیش اڑا لیا گیا۔

لنڈن ۵ مارچ۔ روس نے یونان گورنمنٹ سے ڈوڈکنیز کے جزیروں میں سے ایک کا مطالبہ کیا ہے۔ روس اس جزیرہ میں بحری اڈہ بنانا چاہتا ہے۔ روسی گورنمنٹ کا یہ مطالبہ ایتھنز کے روسی سفیر کی معرفت یونان گورنمنٹ تک پہنچ گیا ہے۔

لاہور ۵ر مارچ۔ حکومت پنجاب نے ایک غیر معمولی گزٹ شائع کر کے اعلان کیا ہے۔ کہ گورنر پنجاب نے آج سے دیوان بہادر ایس۔ پی سنگھا کو عارضی طور پر پنجاب اسمبلی کا سپیکر مقرر کر دیا ہے۔ جب تک اسمبلی کے نئے سپیکر کا انتخاب عمل میں نہ آئے۔ اس کی بجائے سپیکر شپ کے فرائض انجام دیتے رہیں گے

لاہور ۵ مارچ۔ سونا ۸۸/- پونڈ ۸۱/۱۱ چاندی ۱۴۷/

امرتسر ۵ مارچ۔ سونا ۹۱/ پونڈ ۸/۱۱۔ چاندی ۱۴۷/